383

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،13۔فروری2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013(مسودہ قانون نمبر14 بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013، جیساکہ سپیشل کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے پنجاب 2013منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013(مسودہ قانون نمبر11بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013،جیساکہ سپیشل کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013منظور کیا جائے۔

385

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعرات، 13-فروری 2014

(یوم الخمیس، 12-ربیع الثانی 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 33 تا 35

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غمِ کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 12 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں سیوریج کے نالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*12: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کل کتنے outlets ہیں اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں؟

(ب) لاہور شہر میں سیوریج کے کتنے نالے موجود ہیں یہ کس کس جگہ سے گزر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض نالوں کے اوپر لنٹر ڈالا گیا ہے اور بعض کھلے ہیں، علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے؟

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے نالوں کی کل لمبائی کیا ہے؟

(ہ) کیا موجودہ نالے لاہور شہر کی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں؟

(و) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کون کون سے منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے 14 آؤٹ لٹس مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں:

(1)	محمود بوٹی بند روڈ شالامار ٹاؤن	(2)	شاد باغ بند روڈ راوی ٹاؤن
(3)	کھوکھر روڈ شاد باغ راوی ٹاؤن	(4)	فرخ آباد شاہدرہ
(5)	مین آؤٹ فال روڈ نمبر 1 سگیاں انٹرچینج	(6)	مین آؤٹ فال روڈ نمبر 2 سگیاں انٹرچینج
(7)	مین آؤٹ فال روڈ نمبر 3 سگیاں انٹرچینج	(8)	گلشن راوی بند روڈ
(9)	سبزہ زار ملتان روڈ	(10)	ماڈل ٹاؤن (ایل ایم پی بلاک)
(11)	نشتر کالونی فیروزپور روڈ نشتر ٹاؤن	(12)	جوہر ٹاؤن شوکت خانم ہسپتال
(13)	شاہدرہ ٹاؤن نزد پرانا راوی پُل	(14)	فارسٹ کالونی بتی چوک رنگ روڈ راوی ٹاؤن

(ب) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کوئی نالہ نہ ہے تاہم مندرجہ ذیل گیارہ بڑے بارشی نالے سیوریج کے نکاس کے لئے استعمال ہو رہے ہیں:

i. کینٹ ڈرین (میاں میر ڈرین): یہ ڈرین صدر کینٹ سے شروع ہو کر دھرم پورہ، مال روڈ، ظفر علی روڈ، شادمان، نیو مزنگ، سمن آباد، گلشن راوی، سبزہ زار کے قریب موٹروے کو کراس کرتے ہوئے دریائے راوی کو جاملتی ہے۔

ii. سنٹرل ڈرین: یہ ڈرین لکشمی چوک سے شروع ہو کر کوپر روڈ، ہال روڈ، مال روڈ (ریگل)، بیگم روڈ، مزنگ، لٹن روڈ، چوبُرجی چوک سے گزرتے ہوئے کینٹ ڈرین کو گلشن راوی کے مقام پر جاملتی ہے۔

iii. ستوکتلہ ڈرین: یہ ڈرین فیروزپور روڈ کوٹ لکھپت سے شروع ہو کر پیکو روڈ، گرین ٹاؤن، امیر چوک ٹاؤن شپ، واپڈا ٹاؤن سے گزرتے ہوئے ہڈیارہ ڈرین کو ایل ڈی اے ایونیو ون کے مقام پر جاملتی ہے۔

iv. سکھ نہر ڈرین: یہ ڈرین لال پُل مغل پورہ سے شروع ہو کر جی ٹی روڈ باغبانپورہ، محمود بوٹی ڈسپوزل بند روڈ، کھوکھر پنڈ، بہمپاں جھگیاں سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

v. گجرپورہ ڈرین: یہ ڈرین بھوگیوال ڈسپوزل سٹیشن سے شروع ہو کر گجرپورہ، کشمیر روڈ، بھگت پورہ، عامر روڈ شاد باغ سے گزرتے ہوئے شاد باغ ڈسپوزل سٹیشن پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

vi. ہڈیارہ ڈرین: یہ ڈرین انڈیا سے بیدیاں بارڈر لاہور کی طرف سے داخل ہوتی ہے جو گجومتہ فیروزپور روڈ، رائے ونڈ روڈ، ملتان روڈ مراکہ سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

vii. سرکلر روڈ ڈرین: یہ ڈرین لنڈہ بازار بیرون دلی گیٹ سے شروع ہو کر دو موریہ پُل بادامی باغ لاری اڈا سے گزرتے ہوئے صدیق پورہ ڈرین کو داتا نگر پُل کے مقام پر جاملتی ہے۔

viii. والڈ سٹی ڈرین: یہ ڈرین موچی گیٹ سے شروع ہو کر شاہ عالم گیٹ، لوہاری گیٹ، بھاٹی گیٹ، مستی گیٹ، موہنی روڈ سے گزرتے ہوئے چھوٹا راوی ڈرین کو جاملتی ہے۔

ix. چھوٹا راوی ڈرین: یہ ڈرین باغ منشی لدھا سے شروع ہو کر یادگار چوک (مینار پاکستان)، بند روڈ شفیق آباد، سگھیاں پُل بند روڈ سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ جاملتی ہے۔

x. علامہ اقبال ٹاؤن ڈرین: یہ ڈرین نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن سے شروع ہو کر ڈ بی چوک مون مارکیٹ، راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، کھاڑک سٹاپ ملتان روڈ، ڈبن پورہ سے گزرتے ہوئے کینٹ ڈرین کو سبزہ زار کے مقام پر جا ملتی ہے۔

xi. لکشمی ڈرین: یہ ڈرین لکشمی چوک سے شروع ہو کر میکلوڈ روڈ، نیپئر روڈ، نیلا گنبد، ناصر باغ، آوٹ فال روڈ ضلع کچہری سے گزرتے ہوئے آوٹ فال روڈ ڈسپوزل سٹیشن جا ملتی ہے۔

(ج) شہر کے گلی محلوں کے چھوٹے نالے ڈھانپے ہوئے ہیں جبکہ مذکورہ بالا 11 بڑے نالوں میں سے چھ مکمل طور پر کھلے ہوئے، تین جزوی طور پر ڈھانپے ہوئے جبکہ دو مکمل طور پر ڈھانپے ہوئے ہیں۔

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے بڑے نالوں کی کل لمبائی 212 کلو میٹر ہے۔

(ہ) موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی معمول کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔

(و) مالی سال 14۔2013 میں یو سی 117، 118، 119 اور 120 میں سیوریج، ڈرینج اور واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے مالی معاونت کی بنیاد (Cost Sharing Basis) کا ایک منصوبہ زیر غور ہے جس کی کل تخمینہ لاگت 3579.715 ملین روپے ہے۔اس کے لئے موجودہ مالی سال میں 50.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال لاہور شہر میں سیوریج کے حوالے سے تھا جس کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کوئی نالہ نہ ہے تاہم مندرجہ ذیل گیارہ بڑے بارشی نالوں کو بطور سیوریج کے استعمال کیا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ لاہور ایک کروڑ سے زائد کی آبادی کا شہر ہے تو کیا اس لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کوئی proper نالہ نہ ہونا یا نہ بنانے کی کوئی خاص ٹیکنیکل وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے سیوریج سسٹم اور نالوں کے متعلق سوال کیا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ as an alternative یہ جو بارشی نالے ہیں وہ use ہو رہے ہیں لیکن حکومت کے بالکل زیر غور ہیں اور "جائیکا" کے ساتھ مل کر ایک بہت بڑے منصوبے پر working ہو رہی ہے کہ ایک سیور لائن ان نالوں

کے ساتھ استعمال کی جا سکے لیکن وہ بہت costly project ہے اور resources آپ کے سامنے بڑے محدود ہیں لیکن long term planning میں definitely یہ بالکل شامل ہے مگر لاہور کی موجودہ ضروریات جو ہیں تو یہ گیارہ نالے جو ہیں وہ سیوریج کی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں لیکن long term میں definitely وہ منصوبہ جس کی معزز ممبر بات کر رہے ہیں، بالکل وہ زیر غور ہے اور future میں اسے شروع کیا جائے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں بھی ہے اور میرے دوست کو بھی علم ہے کہ ہر سال جب بارشیں ہوتی ہیں اور جن نالوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ storm water drain ہیں یعنی وہ صرف بارش کے لئے استعمال ہوتے ہیں اوران میں صرف بارش کا پانی جائے گا۔ چونکہ سیوریج کے لئے normally یہ نالے اس لئے استعمال نہیں کئے جاتے کہ سیوریج کے اندر ہر قسم کی گندگی اور اس کی وجہ سے غلاظت جس سے شہر کا حسن بھی خراب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چالیس چالیس اور ساٹھ ساٹھ سال پرانے ڈرین بنائے گئے ہیں، ان کا مقصد سیوریج کا نہیں ہے بلکہ صرف storm water drain کا ہے۔ مجھے اس کے جز (ہ) میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی معمول کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ بتایا یہ گیا ہے کہ لاہور میں سیوریج کے نکاس کے لئے ایک بھی نالہ نہیں ہے جبکہ ضرورت بھی ہے حالانکہ یہ بھی اقرار کیا گیا ہے جو storm water drain ہے یعنی بارشی نالوں کو سیوریج کے لئے استعمال کیا گیا ہے تو مجھے یہ confusion ہو رہی ہے کہ موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ٹھیک ہیں؟ میری گزارش یہ ہے کہ ہر سال ہم میڈیا پر بھی دیکھتے ہیں کہ تمام عوامی نمائندوں بشمول وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی بارش کی وجہ سے سڑکوں پر کھڑے ہونے والے پانی میں کھڑا ہونا پڑتا ہے تو جس منصوبے کا آپ ذکر کر رہے ہیں پچھلی کئی دہائیوں سے، سالوں سے نہیں بلکہ ہم یہ مسئلہ کئی دہائیوں سے face کر رہے ہیں تو اس منصوبے کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیں کہ کس طرح لاہور کے شہریوں کی اس مسئلہ سے جان چھوٹ سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ موجودہ لاہور کا جو سیوریج سسٹم ہے وہ 80 percent of the Lahore کی آبادی کو serve کر رہا ہے اور اس میں بہت سارا کام ہوا ہے۔ جس طرف معزز ممبر نشاندہی کر رہے ہیں اس کی بات میں نے پہلے کر دی ہے کہ long term میں وہ بالکل شامل ہے

لیکن یہ بات نہیں ہے کہ موجودہ سیوریج سسٹم میں کچھ نہیں ہوا۔ ابھی بھی لاہور کا جو trunk sewer ہے وہ 700 کلو میٹر لمبا ہے جس کا inch 18 dia سے inch 72 تک ہے۔ Lateral sewer جو ہے وہ 3300 کلو میٹر کا ہے جس کا dia جو ہے وہ 9 سے 15 انچ ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ 88 percent of the sewerage facility of the Lahore. واسا ابھی اسے manage کر رہا ہے لیکن ہر چیز کا ایک ultimate solution ہوتا ہے تو اس ultimate solution کے لئے definitely بہت بڑے resources چاہئیں اور ان resources کے لئے کام ہو رہا ہے تو جب بھی وہ resources مہیا ہو گئے تو بارشی نالوں کو use کرنا بند کر دیا جائے گا لیکن موجودہ position میں وہ نالے اس مقصد کے لئے بہترین طور پر serve ہو رہے ہیں اور معمولات زندگی میں کوئی بہت بڑا فرق نہیں پڑ رہا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک ٹی وی چینل پر چلنے والے پروگرام کو میں سن رہا تھا جس میں واسا والے کوئی معذرت کر رہے ہیں کسی بات سے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں "وہ کیا مسئلہ ہے؟ Polluted water جتنا بھی ہے وہ دریائے راوی میں جا رہا ہے تو اس کا ذرا خصوصی دھیان کریں۔ مہربانی ہو گی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جس طرح کہا کہ ہمارا کام 80 فیصد ٹھیک چل رہا ہے۔ میں ان سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جب ہم اقرار کر چکے ہیں کہ گیارہ کے گیارہ storm water drain جو کہ بارشی نالے ہیں جنہیں بطور سیوریج استعمال کر رہے ہیں جنہیں اخلاقی طور پر اور قانونی طور پر ہم نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ 80 فیصد تو کوئی نہیں ہوا جو آپ یہاں پر 80 فیصد کا اقرار کر رہے ہیں وہ تمام کے تمام وہ نالے ہیں جو بارشی نالے ہیں تو آپ جس پراجیکٹ کی بات کر رہے ہیں اس کے کوئی facts and figures اور وسائل کے متعلق بتائیں کہ وہ کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! 88 فیصد سے مراد facility کی بات کر رہا ہوں کہ جو واسا کا coverage area ہے یعنی اگر پورے لاہور کی آبادی دس ملین ہے تو جو واسا کا coverage area ہے that is 6.5 million تو اس

6.5 million میں سے 88 فیصد کو سیوریج کی facility حاصل ہے لیکن جب میں نے پہلے ایک بات عرض کر دی ہے کہ:

Definitely for a long time and for the betterment of the Lahore

لیکن اگر موجودہ گیارہ نالے جو اس purpose کے لئے storm water کے لئے اور سیوریج کے لئے بھی parallel use کر رہے ہیں اور میں admit کر رہا ہوں وہ کوئی ultimate solution نہیں ہے in the long run جب حکومت کے وسائل میں اضافہ ہوگا اور وسائل زیادہ ہوں گے تو اس کے parallel سیور لائین جو ہے وہ بالکل ڈالی جائے گی الحمد للہ کوشش کریں گے کہ واسا کی 100 فیصد coverage ہو جائے۔

میاں نصیر احمد: یہ واضح کریں کہ لاہور کے شہریوں کے لئے یہ ایک اچھا منصوبہ آ رہا ہے جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ جس پراجیکٹ کو انہوں نے پائپ لائن میں رکھا ہے تو اس کے لئے کتنے وسائل درکار ہیں تاکہ ہم کچھ helpful ہو سکیں؟

جناب سپیکر: اگر وہ آپ کو کہیں تو پھر آپ کیا کریں گے؟

میاں نصیر احمد: ہم یہاں کھڑے ہو کر آپ سے گزارش کریں گے اور جہاں کر سکتے ہیں وہاں کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جب میں بہت بڑے resources کی بات کر رہا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ in billions ہیں۔ میں نے جس طرح پہلے عرض کیا کہ ابھی بھی واسا کے اپنے system میں جو trunk sewer ہے وہ 700 کلو میٹر ہے اب آپ اندازہ لگا لیں کہ 700 کلو میٹر کا trunk sewer جس کا maximum 72 inch dia ہو اُس کی کتنی cost ہو گی؟ Sewerage is a costly project اور ابھی بھی یہ جو نالے ہیں اور ہمارے total sewerage system کی جو لمبائی ہے وہ تقریباً 4000 کلو میٹر بن جاتی ہے لیکن ان کی تشفی کے لئے اگر یہ cost کا ہی اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں تقریباً 37 سے 40 بلین کی cost اس منصوبے کو مکمل کرنے میں لگے گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ مہربانی بس کریں۔

Let me proceed further. No point of order during Question Hour. Thank you very much. It is decided by the Business Advisory Committee

آپ تشریف رکھیں مجھے آگے بڑھنے دیں۔ اب اس پر کافی سوالات ہو گئے ہیں۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر85 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: ہاؤسنگ سکیم کے قیام کی تفصیلات

*85: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ہاؤسنگ نے بہاولپور شہر میں آخری ہاؤسنگ سکیم کب بنائی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب شہر کی آبادی بھی بہت بڑھ گئی ہے اور یہ شہر کم آمدنی والے لوگوں پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب اگلے مالی سالوں میں یہاں پر کوئی اور ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے بہاولپور شہر میں آخری ہاؤسنگ سکیم تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم بہاولپور بنائی جو کہ 88-1987 میں شروع کی اور تمام ترقیاتی کام 92-1991 میں مکمل ہوئے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی جاری مالی سال میں ایک نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے 100ایکڑ پر محیط رقبہ واقع احمد پور کینال کی بائی پاس روڈ کی نشاندہی کر دی گئی ہے اور حصول اراضی کے لئے کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے چلیں میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ 20,25 سال کے بعد حکومت کو خیال آگیا ہے کہ بہاولپور میں بھی کوئی نئی housing scheme شروع کی جائے۔ اب انہوں نے لکھا ہے کہ 100 ایکڑ رقبہ پر محیط رقبہ واقع احمد پور کینال کے بائی پاس road کی نشاندہی کی گئی ہے حصول اراضی کے لئے کارروائی جاری ہے۔ مجھے بس یہ پوچھنا ہے کیونکہ کل بھی جو سوالات تھے ان میں تین تین، چار چار سال سے چیزیں pending پڑی ہیں تو میں کوئی fix date نہیں مانگتا مجھے یہ بتا دیں کہ approximately کتنے عرصے اور کتنے مہینے میں یہ process مکمل کرنے کا department کا منصوبہ ہے اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس منصوبے کے متعلق وضاحت کرتا ہوں اور مزید بھی آپ کو ایک خوشخبری دوں گا کہ انشاءاللہ تاریخی ضلع بہاولپور میں "پھاٹا" جو ہاؤسنگ کے حوالے سے ادارہ ہے وہ ڈسٹرکٹ بہاولپور میں 9 ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کر چکا ہے اور صرف بہاولپور سٹی میں چار سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، وہ بہاولپور ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے 6112 پلاٹ contribute کر چکا ہے اور یہ جو جگہ acquire کی جا رہی ہے یہ پرائیویٹ land ہے اور یہ acquisition کا جو process ہے بالکل in the middle of the way ہے لیکن acquisition cost بھی زیادہ ہے مگر ڈیپارٹمنٹ کی بڑی priority میں شامل ہے اور کوشش ہو گی کہ اس ہاؤسنگ سکیم کو جلد سے جلد launch کیا جائے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بھی بہاولپور میں انشاءاللہ launch کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے بائی پاس لاہور جی ٹی روڈ پر 213 کنال کا رقبہ acquire کر لیا گیا ہے جس کی پہلے ہی ماسٹر پلاننگ بھی ہو چکی ہے اور اس میں انشاءاللہ 275 ہاؤسنگ یونٹ آشیانہ بہاولپور میں بنائے جائیں گے۔ وہ بھی انشاءاللہ ہاؤسنگ کے priority ایجنڈے پر شامل ہے۔ A part from this scheme آشیانہ سکیم کا بھی ایک پراجیکٹ بہاولپور میں launch ہو گا۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔ میرے خیال میں اب کافی کام ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں محکمے کے vision کے حوالے سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بارے میں دریافت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے ہاں جو پرائیویٹ سطح پر ہاؤسنگ سکیم کی mushroom growth ہوتی ہے، اب لاہور میں دیکھیں کہ اتنی ڈھیر ساری سکیمیں چاروں طرف بنی ہوئی ہیں کہ پورا ضلع لاہور مکمل ہاؤسنگ ایریا ہی بن گیا ہے۔ جس طرح شہروں کو extend کیا جاتا ہے تو ان کے مسائل بھی بڑھتے ہیں اور ان کو manage کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک author نے ایک book لکھی ہے "حضورؐ کے دور میں نظام بلدیات" اللہ کے نبیؐ کا اس میں یہ vision تھا کہ شہروں کو چھوٹا رکھا جائے۔ جب علامہ اقبال اٹلی گئے تھے تو یہی بات مسولینی کو بتائی کہ ہمارے نبیؐ نے یہ vision دیا ہے تو وہ بڑا حیران ہوا کہ اتنے سو سال پہلے ان کے نبیؐ نے اتنی بڑی بات کی ہے۔ آپ کراچی کو دیکھ لیں کہ وہ اتنا بڑا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر کوئی چیز کسی کے قابو نہیں آتی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمے کا کوئی اس طرح کا vision ہے کہ ہم اپنے شہروں کی حدود کو limited کریں؟ جب میں چین گیا تو میں نے اس بارے میں تفصیل لی تو پتا چلا کہ انہوں نے ہر شہر کو limited کیا ہوا ہے۔ جب کوئی شخص اس سے باہر کوئی گھر بنانا چاہتا ہے چاہے وہ private land ہو وہ اس کو allow نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو رقبہ ہم نے دے دیا ہے اس کے اندر ہی پانی، بجلی اور سیوریج کی سہولیات ہوں گی۔ میرا یہ سوال ہے کہ کیا محکمہ اس حوالے سے کوئی ایسا vision رکھتا ہے کہ ہم ہر شہر کے لئے کوئی limit بنائیں تاکہ وہاں بہتر طریقے سے سہولیات دے سکیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بہت اچھا سوال ہے اور بہت valid ہے جو پلاننگ کے حوالے سے ہے۔ اب ہم 21 century میں داخل ہو چکے ہیں ہمارے جتنے شہر planned ہوں گے اتنا ہی ہماری آنے والی نسلوں کے لئے بہتر ہو گا۔ PHATA کا ایک اور مقصد ماسٹر پلاننگ کرنا ہے۔ ابھی ہماری اس سے پہلے بھی جو بورڈ میٹنگ پاس ہوئی ہے اس میں بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ پچھلے جو ماسٹر پلان بنے ہوئے ہیں ان کو بھی update کیا جائے اور جن چار اضلاع میں ہم نے ماسٹر پلان کیا ہے جن کے ابھی مجھے نام یاد نہیں ہیں ان کو بھی ہم نے اپنی بورڈ میٹنگ میں شامل کیا ہے تاکہ سارے شہروں کی ایک ماسٹر پلاننگ ہو جائے۔ جب تک ماسٹر پلاننگ فائنل نہیں ہو گی اس وقت تک ہم شہروں کی growth کو صحیح طریقے سے کنٹرول نہیں کر سکتے۔

Definitely یہ vision بہت valid ہے اس پر سوچ بچار ہو رہی ہے اور اس پر انشاء اللہ مزید سوچ بچار بھی کی جائے گی جو ہمارے future کے لئے بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ پلاننگ کے مطابق کریں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جی، پلاننگ کے مطابق کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلزار انڈر پاس کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*102: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرویزالٰہی دور حکومت میں لاہور کی نہر پر گلزار انڈر پاس (مسلم ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن) کی تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انڈر پاس کی تعمیر سے قبل یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ وہاں پر جو درخت موجود ہیں انہیں زندہ حالت میں کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے گا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو وہاں سے کتنے درختوں کو کس جگہ پر منتقل کیا گیا تھا نیز درختوں کی منتقلی پر کل کتنا خرچ آیا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور کی نہر پر پرویزالٰہی دور حکومت میں گلزار انڈر پاس (مسلم ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن) کی تعمیر محکمہ کمیونیکیشن اینڈ ورکس پنجاب نے کی تھی۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) انڈر پاس مذکورہ کی تعمیر کے ضمن میں سڑک کی توسیع میں آنے والے 799 درختوں کو زندہ حالت میں لاہور شہر میں جہاں مناسب جگہ پائی گئی منتقل کر دیا گیا درختوں کی منتقلی پر کل 15,423,194 روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 153 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل وہاڑی: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*153: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل وہاڑی کے جن علاقہ جات میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم نہیں کی گئی ہے، حکومت ان علاقوں میں کب تک یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلع وہاڑی میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کس جگہ پر، کب تک اور اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تحصیل وہاڑی کی کل شہری آبادی 1,30,005 نفوس پر مشتمل ہے اس میں 85,504 کی آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت میسر ہے جبکہ بقیہ 45,501 کی آبادی کو یہ سہولیات میسر نہیں ہیں۔ تحصیل وہاڑی میں کل 237 دیہات ہیں جن کی کل آبادی 7,72,523 افراد پر مشتمل ہے ان دیہات میں سے 15 دیہات کو واٹر سپلائی کی سہولت میسر ہے جن کی کل آبادی 1,35,910 افراد ہے۔ 60 دیہات کے عوام کو سیوریج / ڈرینج کی سہولت میسر ہے جبکہ بقیہ 177 دیہات جن کی آبادی تقریباً 3,67,290 ہے کو یہ سہولت میسر نہ ہے۔ حکومت پنجاب مرحلہ وار ان شہری اور دیہی علاقوں میں واٹر سپلائی / ڈرینج کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) وہاڑی شہر میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے لئے جگہ کا سروے کیا گیا جس کے موزوں نہ ہونے کی وجہ سے متبادل جگہ کی تلاش جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ تحصیل وہاڑی تقریباً 85,504 کی آبادی اور 60 دیہاتوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت میسر ہے جبکہ 45,501 شہری آبادی اور 177 دیہاتوں کو یہ سہولیات میسر نہیں ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ یہ سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے علاقے کے لوگ متاثر ہو رہے ہیں، بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ڈینگی پھیلنے کا خدشہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت یہ سہولیات ان علاقوں کو کب تک دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا آئندہ آنے والے بجٹ میں اس کے لئے رقم مختص کی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سوال ٹھیک ہے، ضروریات لا حاصل ہیں۔ جتنی بھی سیوریج سکیمیں بنا لیں، جتنی بھی ڈرینج سکیمیں بنا لیں، جتنی بھی واٹر سپلائی سکیمیں بنا لیں وہ کم ہیں۔ حکومت پنجاب نے اس سال بھی ایسے بلاک رکھے ہوئے ہیں جو واٹر سپلائی کے لئے بھی ہیں اور سیوریج کے لئے بھی ہیں۔ اگر حکومت پنجاب نے منظوری دے دی تو انشاء اللہ وہاڑی میں مزید واٹر سپلائی اور ڈرینج کی facility کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! حکومت پنجاب تو آپ ہی ہیں، آپ بات کریں۔ آپ کے علاوہ کون حکومت ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں مزید یہ گزارش کروں گا کہ وہاڑی کا 32 فیصد ایریا contaminated اور 42 فیصد ایریا brackish ہے۔ ایک تو خوشخبری یہ ہے کہ انشاء اللہ چیف منسٹر پنجاب کے vision کے مطابق کہ پورے صوبے کی عوام کو صاف پانی مہیا کیا جائے۔ ایک صاف پانی پراجیکٹ launch کیا جا رہا ہے جس میں صرف ڈسٹرکٹ وہاڑی کے لئے 20 RO plant اور 55 UF plant شامل ہیں۔ امید ہے کہ بالخصوص brackish area میں 20 پلانٹ لگنے سے واٹر سپلائی کے مسائل حل کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب خورشید صاحب!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جیسا کہ منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ہم نے block allocation کی ہے۔ نئے بجٹ آنے میں صرف تین چار ماہ رہ گئے ہیں اگر ہمیں خصوصی package سے ہمارے پانچ دس دیہات واٹر سپلائی کے لئے اور پانچ دس دیہات سیوریج کے لئے مختص کر دیں تو ہم زیادہ مشکور ہوں گے۔ میں اس سلسلے میں چیف منسٹر صاحب سے بھی ملا تھا میں نے شہر کی واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں، یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ تو آپ تجاویز دے رہے ہیں وہ آپ ان کو علیحدہ سے دے دیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ ایوان میں commitment کریں کہ یہ ہمیں اس block allocation میں پانچ دیہات واٹر سپلائی اور پانچ دیہات سیوریج کے دیں گے۔ انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ وہاڑی شہر میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے لئے جگہ کا سروے کیا گیا لیکن وہاں موزوں جگہ نہ ہے۔ میں آج ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شہر کے ساتھ 65 ایکڑ رقبہ الحمد للہ میں نے ابھی پچھلے دنوں ڈی سی او صاحب سے کہہ کر eject کروایا ہے وہ کسی قبضہ گروپ سے جان چھڑوائی ہے۔ اگر وہاں آشیانہ سکیم بنا دیں تو ہم ان کے زیادہ ممنون ہوں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ منسٹر صاحب سے علیحدگی میں مل لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح سے انہوں نے سب سے پہلے وہاڑی شہر کی بات کی ہے تو اس سلسلے میں میری ایک گزارش ہو گی کہ وہاڑی شہر میں canal source کے ذریعے واٹر سپلائی کافی حد تک چل رہی ہے اور وہاڑی شہر کی تقریباً 65 فیصد coverage ہو رہی ہے لیکن definitely اس میں مزید گنجائش بھی ہے۔ اب انہوں نے جو مجھ سے commitment کی بات کی ہے تو میں یہاں اس حد تک بات کر سکتا ہوں کہ انشاء اللہ میری پوری کوشش ہو گی، پورا پنجاب دس کروڑ آبادی کا صوبہ ہے اور اس میں 36 اضلاع ہیں۔ میری پوری کوشش ہو گی کہ میں وہاڑی کے لئے کوئی سکیم حاصل کروں اور آشیانہ کے حوالے سے اگر ان کے پاس کوئی اچھی offer ہے، کوئی اچھی site ہے تو اس کی بالکل نشاندہی کریں اگر وہ آشیانہ کے criteria کے مطابق پوری اترتی ہو گی تو وہاں آشیانہ سکیم بنائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوالdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی کا ہے۔

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر310 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان: واٹر سپلائی کی زیر التواء سکیمیں و دیگر تفصیلات

*310: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں11-2010اور12-2011 میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں، ان میں سے کتنی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی تک زیر التواء ہیں اور کیوں؟

(ب) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں ان کی چیکنگ جن اعلیٰ آفیسران نے کی، ان کے نام وعہدہ سے بھی آگاہ کریں، ان سکیموں پر جو اخراجات آئے کیا ان کا آڈٹ کروایا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) پی پی۔194 ملتان میں اس وقت کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے بند پڑی ہیں، اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) ضلع ملتان میں 11۔2010 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی تین واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں اور 12۔2011 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی ایک واٹر سپلائی سکیم شروع کی گئی۔

(ii) جن میں سے دو سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور دو سکیمیں زیر التواء ہیں کیونکہ یہ دونوں سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام 14۔2013 میں شامل نہ کی گئی ہیں۔ تفصیل کے لئے فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) واسا، ملتان ضلع ملتان کا شہری علاقہ جو واسا ملتان کے زیر انتظام ہے وہاں 11۔2010 اور 12۔2011 میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم شروع نہ کی گئی ہے۔

(ب) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں ان کی چیکنگ درج ذیل آفیسران نے کی:

1۔ مسٹر اسرار حسین شاہ گیلانی سپرنٹنڈنگ انجینئر نگ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سرکل ملتان،
2۔ قاضی اللہ یار سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سرکل ملتان،
3۔ مسٹر وکٹر جوزف ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان،
4۔ شیخ محمد منیر اختر ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان،
5۔ مسٹر عطاء اللہ شاہ سب ڈویژنل آفیسر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان،
6۔ راؤ عبدالوحید سب ڈویژنل آفیسر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سب ڈویژن شجاع آباد،
7۔ مسٹر تجمل حسین بھٹہ سب ڈویژنل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن شجاع آباد،

ان سکیموں پر اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ کہ ان سکیموں کا سالانہ آڈٹ کروالیا گیا ہے۔

(ii) واسا، ملتان ضلع ملتان کا شہری علاقہ جو واسا ملتان کے زیر انتظام ہے وہاں 11-2010 اور 12-2011 میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم شروع نہ کی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔194 ملتان میں واسا کے زیر انتظام واٹر سپلائی کی تمام سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور 27 ٹیوب ویل جن میں سے 12 نئے اور 15 پرانے ہیں، تمام چالو حالت میں ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! یہ سوال ضلع ملتان اور واسا کی کارکردگی سے متعلق ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 30 کروڑ کی رقم جس کی allocation ہو چکی تھی پچھلے آٹھ مہینوں سے وہ رقم ابھی تک ملتان کو نہیں دی گئی۔ اس کے علاوہ واسا کے پاس اس وقت ملتان شہر کی ڈویلپمنٹ کے لئے ایک روپیہ بھی موجود نہیں ہے۔ جو حضرات یہاں جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں وہ سب بہتر سمجھتے ہیں اور ان کے سامنے واسا کی حالت ہے۔ اس کے علاوہ 15 سو ملین کی سکیم وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2012 میں خود ملتان شہر جا کر announce کی تھی اس سکیم سے بھی ابھی تک ہمیں ایک روپیہ نہیں ملا۔ اگر آپ ملتان شہر میں واسا کی حالت جا کر دیکھیں تو بارشوں کے سیزن میں وہاں پر بُری حالت ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ واسا۔۔۔

جناب سپیکر: جی،اس طرح نہیں پوچھا جاتا جس طریقے سے آپ بات کر رہے ہیں۔یہ سوال آپ نے دیا ہے اس کا جواب آپ نے پڑھ لیا ہے۔

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! میں اسی چیز پر آرہا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے ملتان کے اندر واسا کی 40 سے 45 سال پرانی سیوریج پائپ لائنز ہیں تو کیا حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ ان کو renew کرے گی ؟ان کو بہتر حالت میں لائیں گے یا نہیں لائیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال واٹر سپلائی کے متعلق ہے اور ضمنی سوال سیوریج کے متعلق آرہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! بتادیں کوئی بات نہیں،ان کو ذرا satisfy کریں۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال واٹر سپلائی کے بارے میں ہے اور میں اب تکے مارتا رہوں تو وہ میری عادت نہیں ہے یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ fresh question کرلیں پھر ہم ان سے جواب لیں گے۔

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! یہ پھر واسا کے متعلق satisfy کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں واسا کے بارے میں satisfy کرنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ میں پنجاب میں یا اس ملک میں کوئی چیز ideal تو قرار نہیں دوں گا کہ ہر چیز بالکل ideal ہے لیکن ملتان کی حد تک واٹر سپلائی کا جو مسئلہ ہے۔ وہاں ملتان میں 102 ٹیوب ویل operate کر رہے ہیں اور سارے کے سارے functional ہیں۔ واٹر سپلائی کی حد تک ملتان کو صاف اور میٹھا پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ باقی جو انہوں نے سیوریج کے متعلق بات کی ہے اس کے متعلق میرے پاس ابھی detail information نہیں ہے۔اب next session میں fresh question کریں،انشاء اللہ ان کی تسلی کے مطابق جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 393 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*393: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 12-2011 سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ پر لگائے گئے؟

(ب) اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب ہیں۔ جو خراب ہیں ان کو کب ٹھیک کر دیا جائے گا؟

(ج) ضلع شیخوپورہ کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

(د) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) 12-2011 سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے محکمہ کے پاس کوئی نئی واٹر سپلائی کی سکیم (سالانہ ترقیاتی پروگرام) میں نہ آئی ہے اور نہ ہی کوئی ٹیوب ویل لگایا گیا ہے۔

(ب) 12-2011 کے بعد کوئی نیا ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا ہے۔

(ج)

شیخوپورہ کی کل آبادی	3713932 نفوس
اربن	1163408 نفوس
رورل	2550524 نفوس
روزانہ پانی کی ڈیمانڈ	
اربن	46536320 گیلن یومیہ
رورل	76509720 گیلن یومیہ

(د) محکمہ ہذا نے 12-2011 کے بعد سے اب تک کوئی نیا ٹیوب ویل نہ لگایا گیا ہے۔

(ہ) حکومت اس سال شہر میں مزید کوئی ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! [******] مختصر سا پوچھوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، [****] ایسا کرنے کی بات نہ کریں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے صرف اتنا پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں، کتنے خراب ہیں اور جو خراب ہیں وہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گے جس کا جواب انہوں نے دیا ہے وہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 12-2011 کے بعد ہم نے ٹیوب ویل ہی نہیں لگایا۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ جو ٹیوب ویل خراب ہیں وہ چالوں کریں گے تو کب کریں گے؟ یہ کہتے ہیں کہ 2011-12 کے بعد ٹیوب ویل لگا یا ہی نہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آج تک کوئی ٹیوب ویل لگا ہی نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کا جواب میں اس طرح دینا چاہوں گا کہ جز (ب) جز (الف) سے related ہے۔ جز (الف) یہ ہے کہ کیا 12-2011 میں کوئی نیا ٹیوب ویل لگایا گیا ہے؟ اس کے context میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ 12-2011 میں کوئی نیا ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا اس لئے وہ خراب نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے پوچھا یہ بھی ہے کہ کتنے خراب ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا یہ تھا کہ کتنے خراب ہیں اور اگر خراب ہیں تو وہ کب تک ٹھیک کر کے چالو کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ نے 12-2011 کے بارے میں پوچھا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں پوچھا ہے اور جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ technically ٹھیک ہے۔ اب بتائیں کیا کریں؟ آپ نے specific اس طرح سے پوچھا ہے کہ 12-2011 سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں اور اس کا انہوں نے آپ کو جواب دیا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! وہ تو جز (الف) ہے اور ذرا جز (ب) بھی پڑھیں۔

جناب سپیکر: اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! یہ بھی لکھا ہے کہ اور کتنے خراب بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جواب اسی سے relate کر رہا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ ویسے جواب سوال سے relate نہیں کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، relate کر رہا ہے، کس طرح نہیں کر رہا؟ دیکھیں! جو سوال جز (الف) میں آیا ہے وہ 2011-12 سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 394 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: محکمہ کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*394: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کو سال 2010-11 اور 2011-12 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں وصول ہوئی؟

(ب) متذکرہ سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سکیموں پر خرچ ہوئی، سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل وغیرہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اس وقت کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی پر کام جاری ہے جن سکیموں پر کام جاری ہے وہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کو سال 2010-11 اور 2011-12 کے دوران موصول ہونے والی رقم درج ذیل ہے۔

نام سیکٹر	تعداد سکیم	مہیا کردہ فنڈز11-2010
اربن واٹر سپلائی	6عدد	13.132ملین
اربن سیوریج	9عدد	252.483ملین
رورل واٹر سپلائی	7عدد	31.469ملین
رورل سیوریج/ڈرینج	31عدد	137.767ملین
ٹوٹل	53عدد	434.851ملین
نام سیکٹر	تعداد سکیم	مہیا کردہ فنڈز 11-2010
اربن واٹر سپلائی	8عدد	40.100ملین
اربن سیوریج	12عدد	389.734ملین
رورل واٹر سپلائی	7عدد	28.997ملین
رورل سیوریج/ڈرینج	41عدد	129.555ملین
ٹوٹل	68عدد	588.386ملین

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مکمل سکیمیں=67عدد(تفصیل"Annex-A"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جاری سکیمیں=18عدد(تفصیل"Annex-B"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

اس مالی سال14-2013میں 9عدد سکیمیں جون 2014تک مکمل ہو جائیں گی اور باقی سکیمیں اگلے مالی سال15-2014میں فنڈز مہیا ہونے پر جون 2015تک مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں جز(الف) کے بارے میں پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جواب میں دیا ہوا ہے کہ رورل ایریا میں واٹر سپلائی کی سات سکیمیں ہیں تو مجھے منسٹر صاحب مہربانی کر کے صرف ان سکیموں کے نام بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، رورل ایریا کی سات سکیمیں جو آپ نے بتائی ہیں ان کے نام بتا دیں۔ یہ سوال تو relevantہے۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے پاس پوری53سکیموں کی لسٹ ہے۔ مجھے اب ان53سکیموں میں سے سات سکیمیں تلاش کرنی پڑیں گی۔ میرے پاس پوری لسٹ موجود ہے۔ اس کے آگے آپ کوdetailبھی چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے وہ مطمئن ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! on her behalf.

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ کی مہربانی اس رواج کو تھوڑا سا کم کریں۔ جن کا سوال ہو وہی اس کا جواب لے تو بہتر ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وہ مجھے کچھ دن پہلے ملی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔ آپ اپنا فرض ٹھیک طرح سے ادا کر رہی ہیں لیکن جن کا اصل فرض تھا ان کو بھی ادا کرنا چاہئے۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ آپ on behalf آ جائیں اور میں آپ کو allow کر دوں۔ I am not bound. آپ تشریف رکھیں۔ اس کی defeat ایسی ہی ہونی چاہئے کہ جو نہیں آئے ہیں تو ان کے سوالات کو جانا چاہئے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 457 ہے، منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

لاہور: ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے سے جانی و مالی نقصان و دیگر تفصیلات

*457: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ایل ڈی اے پلازہ کے پانچویں فلور میں آگ لگ گئی تھی، جس سے کافی جانی اور مالی نقصان ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلازا میں میٹرو بس منصوبہ کے متعلق ضروری اور قیمتی کاغذات کے علاوہ دیگر محکمہ جات کے دفاتر بھی تھے اور ان کے ضروری کاغذات اور قیمتی سامان بھی تھا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سانحہ میں کتنی جانیں ضائع ہوئیں، کتنا مالی نقصان ہوا، ہلاک ہونے والے اور زخمی اشخاص کی حکومت نے کیا مالی امداد کی ہے، کیا اس

سانحہ کی انکوائری کروائی گئی ہے تو رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے، اگر انکوائری نہیں ہوئی تو جوڈیشل انکوائری کروانے اور رپورٹ سے ایوان کو آگاہ کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک ؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب جواب پڑھ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ میں مورخہ 09.05.2013 کو آگ لگی تھی۔ آگ ساتویں منزل پر لگی تھی جس نے پانچویں، آٹھویں اور نویں منازل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اس سانحہ میں 23 افراد جاں بحق ہوئے اور تقریباً 8 کروڑ روپے کا مالی نقصان ہوا۔

(ب) جی نہیں۔ جہاں تک میٹرو بس منصوبے کے ریکارڈ کا تعلق ہے ایسا کوئی ریکارڈ ایل ڈی اے پلازہ میں موجود نہ تھا۔ یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ کی متاثرہ منازل پر دیگر محکمہ جات جن میں پنجاب سمال انڈسٹریز اور SMEDA شامل ہیں، کے دفاتر موجود تھے اور ان کے ضروری کاغذات اور قیمتی سامان بھی موجود تھا۔

(ج) اس سانحہ کل 23 جانیں ضائع ہوئی اور تقریباً آٹھ کروڑ روپے مالیت کا نقصان ہوا۔ ایل ڈی اے کی طرف سے جاں بحق ہونے والے 23 افراد کے لواحقین کو دس لاکھ شدید زخمی ہونے والے تین افراد کو ایک لاکھ معمولی زخمی ہونے والے سات افراد کو پچاس ہزار فی کس دیئے گئے اس سانحہ میں چار افراد کی جان بچانے پر Sun TV کے سکیورٹی گارڈ غلام قادر کو ایل ڈی اے کی طرف سے پانچ لاکھ دیئے گئے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے جاں بحق ہونے والے افراد کے لواحقین کو پانچ لاکھ روپے دیئے گئے۔ اس کے علاوہ سانحہ میں جاں بحق ہونے والے ایل ڈی اے ملازمین کے لواحقین کو پنشن اور PCS(Appointment of Condition of Service) Rules 1974 کے رول 17/A کے تحت پانچ فوت شدگان کے لواحقین کی درخواستیں موصول ہوئیں، جس کے تحت ان کے بچوں کو ایل ڈی اے میں ملازمت دے دی گئی ہے۔ ایل ڈی اے پلازہ میں آتش زدگی کی وجہ معلوم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی سربراہی میں مندرجہ ذیل کمیٹی بنائی گئی؟

(i) سیکرٹری (سی اینڈ ڈبلیو) گورنمنٹ آف دی پنجاب

(ii) نئیر علی دادا، ممبر سول سوسائٹی

(iii) ممبر (ٹیکنیکل)CMIT

(iv) ڈائریکٹر سول ڈیفنس پنجاب

(v) پروفیسر آف سول انجینئرنگ، UETلاہور

(vi) پروفیسر آف سٹرکچرل انجینئرنگ، UET،لاہور

(Vii) ایڈیشنل کمشنر،لاہور

درج بالا کمیٹی کی تجویز پر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو انکوائری سونپی گئی۔ کمیٹی کے ممبران مندرجہ ذیل ہیں:

(I) طاہر یوسف، ممبر جنرل CMIT-I

ii) محمد اعظم اعوان، ممبر جنرل CMIT-IV

(iii) انسپکٹر جنرل آف پولیس، پنجاب کا نامزد کردہ رکن اس کمیٹی کی رپورٹ میں LDA اور LOS کے چند افسران / ملازمین کے خلاف مجرمانہ غفلت پر کارروائی اور چند افسران / ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے جو زیر عمل ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جز (الف) کا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں تقریباً آٹھ کروڑ روپے کا مالی نقصان بتایا گیا ہے۔ آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ وزیر صاحب اس کی تفصیل بتا دیں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کی تفصیل بہت لمبی ہے اس میں چھوٹی موٹی بہت ساری چیزیں ہیں۔ میں ابھی یہاں پر exact detail تو provide نہیں کر سکتا لیکن اس میں ہر چیز شامل ہے جب کسی بلڈنگ کو آگ لگے گی تو اس کا فرنیچر، equipment ضائع ہوں گے اس کی بہت بڑی detail ہے لیکن ابھی میرے پاس موجود نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر آٹھ کروڑ روپے کے مالی نقصان کی بات کی گئی ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلڈنگ کے سٹرکچر کو جو نقصان پہنچا ہے صرف اس کو demolish کرنے کے لئے تیرہ کروڑ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ یہاں پر detail پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس تمام مالی نقصان کی detail بتائی جائے اور یہ کوئی fresh question نہیں ہے۔ میں نے اپنے سوال کے اندر اس کی detail پوچھی ہے لہذا آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ مجھے یہ detail ایوان میں بتائی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر! یہاں detail کالفظ تو استعمال نہیں ہوا سوال یہ تھا کہ جانی اور مالی نقصان کتنا ہوا؟ جتنا ہوا وہ بتا دیا ہے۔اس سوال سے تو پتا نہیں لگ رہا کہ اس کی detail ہونی چاہئے تھی۔

میاں محمد اسلم اقبال:آپ جز(الف) کا جواب پڑھ لیں۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر! اس سے کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جز(ج) میں ہے کہ نقصان کی detail بتا دیں۔

جناب سپیکر:انہوں نے بتا تو دیا ہے۔ جو آپ بات کر رہے ہیں اس کی علیحدہ بات کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب!بلڈنگ کی dismantling کا جو 13 کروڑ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے آپ کو اس بارے میں پتا ہے ؟

میاں محمد اسلم اقبال: کیا وہ بلڈنگ کے نقصان میں شامل نہیں ہے، کیا وہ نقصانات میں شامل نہیں ہے ؟ جب انہوں نے ایل ڈی اے پلازہ کے چار فلور گرا دیئے ہیں تو پانچواں فلور بھی اس قابل نہیں ہے اس لئے اسے بھی گرانے کا plan کیا جا رہا ہے لہذا اس کی تفصیل بھی بتا دیں چونکہ وہ بھی اسی نقصان میں ہے۔

جناب سپیکر:اس طرح بتانا تو ممکن نہیں ہوگا۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر! اگر آپ نے اسی طرح conversation کو آگے بڑھانا ہے تو ذرا سوال کو دوبارہ پڑھتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ایل ڈی اے پلازہ کی پانچویں منزل میں آگ لگ گئی تھی جس سے کافی جانی اور مالی نقصان ہوا۔آپ نے specifically question کیا ہے کہ حال ہی میں جو آگ لگی ہے اس ٹائم موقع پر کیا نقصان ہوا ہے۔ اگر آپ اس کو پورا elaborate کر دیتے تو شاید میں آپ کو اس کی پوری detail دینے کی پوزیشن میں آ جاتا۔

میاں محمد اسلم اقبال:منسٹر صاحب!آپ اس کا جز(ج) بھی پڑھ لیں وہ بھی اس سوال کا حصہ ہے اور میرا اگلا ضمنی سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے۔ میں سوال کو repeat کر دیتا ہوں تاکہ وزیر صاحب ضمنی سوال کو دیکھ سکیں۔ سوال کا جز(ج) یہ تھا کہ مذکورہ سانحہ میں کتنی جانیں ضائع ہوئیں، کتنا مالی نقصان ہوا؟ کتنا مالی نقصان ہوا اس کی تفصیل پوچھی گئی ہے۔ ہلاک ہونے والے اور زخمی اشخاص کی حکومت نے

کیا مالی امداد کی ہے ؟ اگر اس سانحہ کی انکوائری کروائی گئی ہے تو رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے، نہیں ہوئی تو جوڈیشل انکوائری کرائی جائے اور رپورٹ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ اگر ہاں تو کب تک ؟ منسٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ میں نے تمام چیزیں نہیں پوچھیں، میں نے وہ ساری چیزیں جز (ج) میں پوچھی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ سوال میں جو انکوائری رپورٹ کا کہا ہے کیا وہ ایوان میں پیش کی گئی ہے یا پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگلی بات یہ ہے کہ انہوں نے کن ملازمین کے خلاف action لیا اس کی detail بتائی جائے، ان کا گریڈ کیا ہے detail بتائی جائے تاکہ اس ایوان کو پتا چلے کہ کس گریڈ کے بندے کے خلاف کیا action لیا گیا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ بڑی مچھلیاں چھوٹ گئی ہیں اور کسی چھوٹی مچھلی کو پکڑ کر اسے سزاوار قرار دے دیا گیا ہے اور کن بندوں پر fix responsibility کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! کتنا مالی نقصان ہوا، میں نے اس کے متعلق پہلے بھی عرض کر دیا ہے کہ آٹھ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے لیکن اس کی detail میرے پاس نہیں ہے، یہ آپ کا جو اگلا سوال cost of demolition ہے اس پر تقریباً ساڑھے دس کروڑ روپیہ مزید خرچ ہوا ہے۔ جو responsibility کی بات ہے اس سلسلے میں CMIT نے جو انکوائری کی ہے اس میں 16 آدمیوں کو show cause notice issue ہو گئے ہیں۔ سب سے بڑی سزا removal from service ہوتی ہے پھر damages اس پر چلیں گے ان کو show cause notice issue ہو چکے ہیں۔ اس میں سردار اکبر نکئی سیکرٹری ایل او ایس، عبدالرزاق ڈپٹی ڈائریکٹر EME، علی اصغر سید منیجر LOS، حاجی سرفراز اسسٹنٹ کمپٹرولر ایل ڈی اے، محمد نعمان خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر، عبدالمتین ناصر اسسٹنٹ انجینئر، یونس الٰہی سب انجینئر۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو بولنے بھی نہیں دیتے۔ میں نے floor ان کو دیا ہے۔ آپ پہلے ان کی بات سنیں پھر اس کے بعد بات کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس طرح یہ سولہ بندوں کی لسٹ ہے جس میں الیکٹریکل سپروائزرز، اسسٹنٹ انجینئرز اور ڈائریکٹر شامل

ہیں۔ایل ڈی اے نے چودہ furtherآدمیوں کے خلاف متعلقہ تھانے میں درخواست بھیجی ہوئی ہے تاکہ ان پر مجرمانہ غفلت برتنے پر ایف آئی آر کا اندراج کیا جائے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر مکمل انکوائری کی رپورٹ چاہتے ہیں۔آپ کو مکمل انکوائری کی رپورٹ ایوان میں لے آنی چاہئے آپ اس کے لئے کوئی dateلے لیں تو بہتر ہے تاکہ ان کی بھی تسلی ہو جائے۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انشاءاللہ اس کی انکوائری رپورٹ بھی ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): اگلے اجلاس تک۔

جناب سپیکر: آپ پابندی تو نہیں لگا سکتے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے next Sessionکے لئے commitکر لیا ہے۔اسی سے متعلقہ ضمنی سوال ہے میں وضاحت چاہوں گا کہ جن آفیسرز پر fix responsibilityکی گئی ہے کیا یہ تو نہیں ہے کہ ان کو نیچے سے clearکر دیا گیا ہے اور وہ دوبارہ ایل ڈی اے میں نوکری کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اگر exonerateہو گئے پھر تو نوکری کر سکتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جیسے میں نے عرض کیا کہ سولہ بندوں کو show cause notice issueکر دیئے گئے ہیں اس میں ایک time periodہے انہیں 24-01-2014 کو show cause notice issueکر دیئے گئے ہیں۔سرکاری ملازم کو show cause noticeکے بعد حق حاصل ہے کہ وہ اپنی صفائی پیش کرے۔اگر انہوں نے اپنی صفائی دے دی۔۔۔

MR SPEAKER: None should be condemned unheard.

جب تک آپ ان کو سنیں گے نہیں اس وقت تک ان کے خلاف فیصلہ تو نہیں دے سکیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: ٹھیک ہو گیا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس آگ کو لگے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے یہ سوال 4۔نومبر کو put کیا تھا اور آج اس کا جواب آرہا ہے۔ اس سے کتنا عرصہ پہلے آگ لگی رہی؟ اتنے عرصے کے اندر ابھی تک ایک بلڈنگ کی انکوائری مکمل نہیں ہوئی اور responsibility fix نہیں ہو رہی صرف فائل کا پیٹ بھرنے کے لئے show cause notice دیئے جارہے ہیں اور میں آج on the floor of the House یہ بات کر رہا ہوں کہ وہ لوگ دوبارہ نوکریوں پر موجود ہوں گے۔ میری یہ بات ریکارڈ پر ہے اسے لکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے وہ بڑی دیر سے تیزی سے لگے ہوئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 490 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*490: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن قصور میں ملازمین کی کل تعداد 106 ہے جن میں سے 29 ملازمین ریگولر اور 77 ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ڈیلی ویجز ملازم متذکرہ دفتر میں کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن نمبر DS(O&M)(S&GAD)5-3/2013 مورخہ 01-03-2013 بھی جاری کیا گیا ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس کے مطابق ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، جو ان تمام ملازمین کے ریکارڈ کا جائزہ لے کر ان کو ریگولر کرنے کی سفارش کرے گی۔ جیسے ہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی، حکومت

پنجاب ان سفارشات کی روشنی میں ان ملازمین کو ریگولر کر دے گی لیکن اس رعایت کا اطلاق ان ملازمین پر نہیں ہو گا جن کی تقرری کسی ترقیاتی سکیم پر یا کسی پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ پر ہوئی تھی، نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔تاہم پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے پراجیکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کو ایک سمری ارسال کی تھی تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس پر وزیراعلیٰ نے مندرجہ ذیل احکامات صادر فرمائے تھے۔

1۔ "پراجیکٹ ملازمین کی عارضی اسامیوں کو ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے مطابق اخبار میں مشتہر کیا جائے تاہم پراجیکٹ ملازمین بھی اس میں درخواست دینے کے مستحق ہوں گے۔"

2۔ "ایسے کنٹریکٹ ملازمین کی مدت ملازمت میں جو "ایس این ای" کے مطابق تعینات ہیں ان کے لئے مزید چھ ماہ کی توسیع مورخہ 31-12-2013 تک کر دی گئی ہے۔"

ابھی حکومت پنجاب نے نوٹیفکیشن نمبر DS(O&M)(S&GAD)5-3/2013 مورخہ 19-08-2013 کو جاری کیا ہے جس کے تحت بھی یہ ملازمین ریگولر نہیں ہوتے۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے تھوڑی سی clarification چاہوں گا۔

جناب سپیکر:آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!انہوں نے سوال کے جز(ب)کا جو جواب دیا ہے میں اس حوالے سے تھوڑی سی clarification چاہوں گا۔اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ "جس کے مطابق ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جو ان تمام ملازمین کے ریکارڈ کا جائزہ لے کر ان کو regular کرنے کی سفارش کرے گی۔جیسے ہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی تو حکومت پنجاب ان سفارشات کی روشنی میں ان ملازمین کو regular کر دے گی۔"اس کا تتمہ (ب) میرے ہاتھ میں ہے۔ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا جواب میں حوالہ دیا گیا ہے۔اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ:

> A series of the meeting of the Committee were held in LG&CD Department as well as in HUD & PHE Department. A final meeting of the Committee was held on 05-03-2013…

جناب سپیکر! ایک سال پہلے اس کی final meeting ہو چکی ہے اور اس نے اپنی سفارشات بھی پیش کر دی ہیں جبکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "جیسے ہی سفارشات موصول ہوں گی تو حکومت پنجاب ان سفارشات کی روشنی میں ان ملازمین کو regular کر دے گی۔" کیا کسی محکمہ یا کمیٹی سے سفارشات آنے میں ایک سال لگ جاتا ہے، یہ کیا جواب دیا گیا ہے اور کب تک ہم یہاں پر کھڑے ہو کر ایسے ہی معاملات کو point out کرتے رہیں گے؟ ان کی کمیٹی کی میٹنگ کے minutes میں لکھا ہوا ہے کہ:

A final meeting of the Committee was held on 23-03-13.

جبکہ یہاں اسمبلی میں printed جواب یہ دیا گیا ہے کہ "جیسے ہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی" یہ کون سی ڈاک سروس ہے کہ جو ایک سال میں سفارشات ہی نہیں پہنچا رہی، کیا وہ چاند پر اور ہم یہاں زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ وزیر صاحب اس بات کی وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وزیر صاحب clarification دے دیں کہ وہ سفارشات ابھی تک کیوں موصول نہیں ہوئیں جبکہ کمیٹی نے ایک سال پہلے وہ final کر دی تھیں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر تھوڑا سا اپنے آپ اور ایوان کو بھی confuse کر رہے ہیں۔ میں اس کو سادہ سی زبان میں سمجھا دیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: میں اپنے پاس سے کچھ نہیں کہہ رہا بلکہ محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب کو ہی پڑھ رہا ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے میں بھی اس پر غور کر رہا ہوں۔ آپ کے سوال کا بنیادی crux definitely ملازمین کی بحالی سے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ ملازمین کو regularize کرنے کی سفارشات بالکل final ہوئی تھیں لیکن اس میں پراجیکٹ ملازمین شامل نہیں ہیں۔ پبلک ہیلتھ کے ملازمین پراجیکٹ ملازمین ہیں۔ پہلے 31-13-2013 تک ان کی date extend کی گئی تھی۔ اب حال ہی میں ان کی مدت ملازمت 30-06-2014 تک مزید extend کر دی

گئی ہے۔اس دوران کوشش یہ ہوگی کہ ان اسامیوں کو دوبارہ مشتہر کرکے پُر کیا جائے اور پراجیکٹ ملازمین کو بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ان نوکریوں کے لئے applyکر سکیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!وزیر صاحب نے confusionکا ذکر کیا ہے۔میں نے جو پڑھا اسی کو بیان کیا ہے۔میری انگریزی اور ذہن بھی شاید اتنا اچھا نہیں ہوگا۔۔۔

جناب سپیکر: کس نے کہا ہے کہ آپ کی انگریزی اور ذہن اچھا نہیں ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: وزیر صاحب شاید یہی سمجھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ایسی بات نہیں کہتے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میرا بنیادی ضمنی سوال یہ تھا کہ سفارشات انہیں contract ملازمین کی آئی ہیں اور میں نے یہ ساری پڑھی ہیں۔میں اس کی elaboration یا مزید سوال ان کے documents سے ہی نکال رہا ہوں۔میں خود سے تو کچھ نہیں کر رہا۔میرے پاس Employees Association کی طرف سے دیئے گئے کچھ کاغذات ہیں لیکن میں نے ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔وہ ایک الگ چیز ہے اس لئے میں اس کو touch نہیں کر رہا۔منسٹر صاحب نے regular and project employees کے حوالے سے بات کی ہے۔پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اصل میں ایک پراجیکٹ ہی تھا جو کہ بعد میں محکمہ بن گیا۔میرا یہ سوال تھا کہ اگر پراجیکٹ محکمہ بن گیا تو اس پراجیکٹ کے ملازمین regularکیوں نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: وزیر موصوف نے کہا ہے کہ 30-6-2014 تک ان ملازمین کی ملازمت extendکر دی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میرا اگلا سوال یہی ہے کہ پچھلے سات سالوں سے ہم ایڈہاک ازم پر چل رہے ہیں تو کتنی دیر تک ایسا چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ وہ اب اس کو ٹھیک کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!ان کے سوال کا جواب تو آ لینے دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!معزز ممبر نے ابھی پوچھا ہے کہ کب تک ہم ایڈہاک ازم پر چلیں گے تو اس کا جواب آنے دیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف نے کہا ہے کہ 30-06-2014 تک ان ملازمین کی ملازمت extend کر دی گئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ 30-06-2014 تک ان ملازمین کی مدت کو extend کیا گیا ہے اور اسی دوران کوشش کی جائے گی کہ ان نوکریوں کو regularize کر کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معزز وزیر صاحب جو بات کر رہے ہیں اس رپورٹ کے مطابق یہ ملازمین regularize نہیں ہوں گے۔اس رپورٹ کو پڑھ لیں یا میں پڑھ دیتا ہوں۔اس کے اندر clearly لکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کس لئے پڑھنا ہے؟ انہوں نے خود ہی تو لکھ کر آپ کو بھجوایا ہے اور ان کو پتا ہے کہ اس معاملے کو کس طرح سے ٹھیک کرنا ہے۔آپ فکر نہ کریں وہ اس معاملے کو ٹھیک کر دیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کوئی time frame ہی دے دیں۔پچھلے سات سالوں میں تو یہ نہیں ہو سکا اور کیا مزید سات سال اس میں لگیں گے؟

جناب سپیکر: ان سے 30-06-2014 کے بعد پوچھیں گے۔اگلا سوال بھی سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: فراہمی آب کے منصوبوں کی تفصیلات

*491: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور پی پی۔180 میں 12۔2011 میں کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) 2013-14 میں کتنی فراہمی آب اور سیوریج سکیموں کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع قصور حلقہ پی پی۔180 میں سال 2011-12 میں فراہمی آب / ٹھینگ موڑ (الہ آباد) میں مبلغ 4.967 ملین روپے خرچ ہوئے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2011-12 میں حلقہ پی پی۔180 کا کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

(ج) مالی سال 2013-14 میں اب تک نکاسی آب سکیم ٹھینگ موڑ پر مبلغ 23.489 ملین روپے مختص ہو چکے ہیں جبکہ فراہمی آب سکیم کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں ہوئے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) کے اندر لکھا ہوا ہے کہ "فراہمی آب ٹھینگ موڑ (الہ آباد) میں مبلغ 4.967 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔ میں نے جو تفصیل مانگی تھی وہ بھی میرے پاس آ گئی ہے اگر آپ اس کو دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے اگر آپ satisfy ہیں تو مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں satisfy نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: تو پھر بتائیں کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگر میں سوال پوچھتا ہوں تو آپ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے لکھ کر بھیج دیا ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں، آپ سوال پوچھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ "یہ سکیم جزوی طور پر چل رہی ہے اور 2013-14 میں unfunded ہو گئی۔ بقایا 1.03 ملین روپے کے funds کی فراہمی پر یہ سکیم مکمل ہو جائے گی۔"

جناب سپیکر: اب وہ funds لے لیں گے، وہ funds لے رہے ہیں اور اس میں تو آپ کا فائدہ ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ یہ تفصیل پڑھیں تو سہی۔

جناب سپیکر: پہلے یہ سکیم unfunded ہو گئی تھی لیکن اب اس کے لئے وہ funds حاصل کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب اس سکیم کو مکمل کریں۔ اس سکیم کو دوبارہ بحال کروادیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ انہیں request کر دیں۔

جناب سپیکر: میں request نہیں کرتا۔ میں کیوں request کروں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ حکم کر دیں۔ میں request کر دیتا ہوں کیونکہ یہ میرے حلقے کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب ان کو sympathetic consideration دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو سکیمیں unfunded ہو جاتی ہیں ان کے لئے ایک Provincial Scrutiny Committee بنی ہوئی ہے اور اس میں یہ ساری سکیمیں گئی ہوئی ہیں۔ یہ 1.035 ملین روپے کی بہت تھوڑی سی رقم ہے اور انشاءاللہ یہ سکیم Provincial Scrutiny Committee سے ضرور پاس ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ برخوردار ہے اس لئے ان کی اس سکیم کو ضرور پاس کروا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اس سکیم کے funds منظور کروالیں۔ اس کے علاوہ میں قصور کے حوالے سے ایک بات مزید عرض کروں گا کہ صاف پانی پراجیکٹ کے تحت انشاءاللہ 80-R.O Water Filtration Plant and 37 U.F Plants اس پراجیکٹ کے تحت لگائے جائیں گے کیونکہ قصور بھی brackish area ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی جو بات بتائی ہے اس حوالے سے مجھے ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ منسٹر صاحب بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں لیکن میرے حلقے کے اندر ایک بھی filtration plant نہیں لگ رہا۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ میرے خیال سے سارا قصور آپ کا حلقہ ہونا چاہئے۔ یہ Water Filtration Plants need basis پر لگ رہے ہیں۔ جہاں پر tests کئے گئے اور ثابت ہوا ہے کہ اس علاقے کا پانی unfit ہے تو وہاں پر یہ Water Filtration Plants لگائے جا رہے ہیں اور اس کا ایک criteria ہے کہ وہ آبادیاں جن کی کم از کم

populationآٹھ ہزار ہو۔ معزز ممبران sitesکو دیکھ لیں اگر وہ سمجھیں کہ کوئی ایسی siteرہ گئی ہے اور وہ بہت deservingہے تو انشاء اللہ اُس میں معزز ممبر کی پوری مدد کی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ سارا ملک میرا ہے۔ میرے حلقہ کا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر سروے ٹیم نہیں آئی شاید اُس کی وجہ یہ ہے کہ میرا تعلق حزب اختلاف سے ہے۔ میری یہی requestہے کہ وہاں پر 133 گاؤں ہیں وہ سارا علاقہ exactlyایک جیسا ہے تو وہاں پر دو چار ہی فلٹریشن پلانٹس لگ جائیں اور وہاں پر یہ اپنی ہی تختی لگالیں اُس سے لوگ تو پانی پیئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ان کی اس بات سے differکروں گا کہ ان کے حلقہ میں سروے ٹیم اس وجہ سے نہیں آئی کہ وہ حلقہ حزب اختلاف کے کسی ممبر کا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ قصور یا پورا پنجاب یا پورا پاکستان سب کا ہے۔ ہر ضلع کی سطح پر پانی کا ایک سروے کیا گیا ہے اور جہاں پر TDS, contaminationیا کسی بھی اور وجہ سے پانی unfitقرار دیا گیا ہے اور یہ کام حلقہ کی بنیاد پر نہیں ہوا۔ اگر کوئی deserving areaرہ گیا ہے جہاں پر واقعی ضرورت ہے تو انشاء اللہ میری پوری کوشش ہو گی کہ اُس areaکو facilitateکیا جائے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ملاقات بھی کر لوں گا اور یہ وہاں پر visitکر کے دیکھ لیں میں ان کو water sampleپلادوں گا لیکن یہ وہاں پر آئیں تو سہی۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب visitکرنے کے لئے خود نہیں جاتے اُن کا محکمہ اس کام کے لئے جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال disposed ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 495 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: محکمہ کو فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*495: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور کو 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن منصوبوں پر خرچ ہوئی، منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل وغیرہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان میں اس وقت کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے منصوبے زیر تکمیل ہیں اور کیوں؟

(د) ان میں سے پی پی-152 لاہور کے لئے کتنے منصوبے شروع کئے گئے اور کتنے مکمل ہوئے اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تفصیلات تتمہ (الف-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تفصیلات تتمہ (ب-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) کل گیارہ منصوبہ جات میں سے نو مکمل ہو چکے ہیں اور دو نا مکمل ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

(i) 10-2009 اور 11-2010 میں واسا لاہور نے حلقہ پی پی-152 میں ایک سکیم شروع کی۔ اس کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے:-

K-25 تا K-9 ماڈل ٹاؤن میں 36 انچ قطر سیور کی تبدیلی

سال آغاز سکیم/کام کی رفتار	سال تکمیل سکیم	اخراجات (ملین روپے)
10-2009/8 فیصد تکمیل	11-2010/100 فیصد تکمیل	122.100

(ii) علاوہ ازیں دو سکیمیں 09-2008 میں شروع اور 10-2009 میں مکمل ہوئیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(a) برکت مارکیٹ گارڈن ٹاؤن میں فورس مین کی بچھائی۔

سال آغاز سکیم/کام کی رفتار	سال تکمیل سکیم	اخراجات (ملین روپے)
09-2008/25 فیصد تکمیل	10-2009/100 فیصد تکمیل	32.945

(b) ایم ایم عالم روڈ ڈرینج سکیم (براستہ شمس الدین روڈ، گورو مانگھٹ روڈ اور مکہ کالونی تا ستوکتلہ ڈرین)

سال آغاز سکیم/کام کی رفتار	سال تکمیل سکیم	اخراجات (ملین روپے)
2008-09/30فیصد تکمیل	2009-10/100فیصد تکمیل	275.769

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہا ہے کہ 9 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 9 منصوبے جو مکمل ہوئے ہیں یہ کب تک functional ہو جائیں گے اور جو 2 منصوبے ابھی مکمل نہیں ہوئے وہ کب تک مکمل ہوں گے ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! شہری فراہمی آب اور نکاسی آب منصوبہ نوازش آباد میں مسئلہ یہ ہے کہ اس سسٹم کو ایل ڈی اے، ایونیو-1 کے ساتھ جوڑا جانا تھا۔ نوازش آباد گاؤں کی نکاسی آب کے لئے سیوریج کے پائپ کو ایل ڈی اے، ایونیو-1 کے سیوریج سسٹم میں ڈالنے کا منصوبہ تجویز کیا گیا تھا جو کہ ایل ڈی اے، ایونیو-1 کے sewer and disposal کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے جاری نہ رکھا جا سکا۔ جب وہ مکمل ہو جائے گا یہ سکیم بھی اُس کے ساتھ related ہے تو یہ بھی مکمل ہو جائے گی۔ دوسرا جو نا مکمل منصوبہ ہے اُس میں کچھ چھوٹی موٹی problems ہیں لیکن ان کو دور کر کے اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔ منصوبہ نمبر 6 میں ٹھیکیدار بھاگا ہوا ہے وہ کچھ زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا۔ میں نے کل اس کو محکمہ سے بھی identify کیا ہے تو کوشش کریں گے کہ اس منصوبہ کو بھی جلد از جلد مکمل کر لیا جائے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وزیر موصوف کوئی time frame دے دیں کہ یہ دونوں منصوبے کب تک مکمل ہو جائیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں یہاں پر بڑی ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں۔ میں جب جلد از جلد کا لفظ استعمال کر رہا ہوں اور میں نے اس پر پہلے ہی marking بھی کی ہوئی ہے اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اسی financial year میں اس کا مسئلہ حل کریں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! کوشش نہ کریں اسی financial year میں اس کو final کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 496 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-152 میں واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز و دیگر تفصیلات

*496: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-152 لاہور میں 2008 سے 2012 کے دوران واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) خراب ٹیوب ویلز کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

(د) لاہور شہر کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی-152 لاہور میں سال 2008 تا 2012 کے عرصہ کے دوران واٹر سپلائی کے لئے آٹھ ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں جو درج ذیل مقامات پر لگائے گئے ہیں:

(1) ای ون (E-I) بلاک نزد (FC) ایف سی کچی آبادی گلبرگ-III

(2) سی ٹو (C-II) بلاک (پارک) گلبرگ-III

(3) جناح پارک گلبرگ-III

(4) سی تھری (C-III) پارک گلبرگ III

(5) عثمان بلاک گارڈن ٹاؤن

(6) علی بلاک گارڈن ٹاؤن

(7) شیر شاہ بلاک گارڈن ٹاؤن

(8) ایم بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن

(ب) تمام مندرجہ بالا ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں اور کوئی بھی خراب حالت میں نہ ہے۔

(ج) تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔

(د) لاہور شہر میں واسا کے زیر انتظام علاقوں کی آبادی کے لئے روزانہ اوسطاً 400 ملین گیلن پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ جو ان کی عام دنوں کی ضرورت کے لئے کافی ہے۔

(ہ) فی الحال واسا لاہور میں مزید نئے ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی کی تنصیب کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں ٹیوب ویلز کا بتایا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ٹیوب ویلز کی condition کب کب چیک کی جا رہی ہے کیونکہ یہ میرے حلقہ کے اندر ٹیوب ویلز ہیں۔ میں نے غوث الاعظم کے پاس water test کروائے ہیں وہاں ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن کے پی بلاک کے اندر ٹینکیاں صاف نہیں ہوئی ہیں۔ میں ایم ڈی واسا کے پاس گیا انہوں نے بجٹ کی کتابیں ہمارے سامنے رکھ دیں اور کہا کہ 6۔ارب روپیہ کا ہمارا بجٹ ہے جس میں سے صرف 3۔ارب روپیہ دیا جا رہا ہے تو ہم کہاں کہاں جا کر سیوریج ٹھیک کریں، کہاں کہاں فلٹریشن ٹھیک کریں اور کہاں کہاں پانی کا سسٹم ٹھیک کریں؟ آپ سوچ نہیں سکتے کہ میں یہ حالات آپ کو لاہور کے گلبرگ، گارڈن ٹاؤن اور ماڈل ٹاؤن کے علاقوں کا بتا رہا ہوں۔ میں آپ کو یہ حالات کسی گاؤں کے نہیں بتا رہا۔ میں آپ کو اُس پانی کے test دے سکتا ہوں جس کے لئے میں نے خود ایک foreign firm hire کی جنہوں نے آ کر پانی کے test کئے۔ یہ ٹیوب ویلز چھ چھ مہینے خراب رہتے ہیں، آدھے ٹیوب ویلز چلتے ہیں آدھے نہیں چلتے اور اُن ٹیوب ویلز سے جو پانی آ رہا ہے اُن کے پانی کے levels کے test میں آپ کو لا کر دکھا سکتا ہوں۔ وزیر موصوف مجھے یہ بتائیں کہ ان ٹیوب ویلز کو maintain کرنے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ممبر موصوف نے پی پی۔152 کے حوالہ سے ایک period کے حوالہ سے سوال کیا ہے تو اُس میں آٹھ ٹیوب ویلز لگے ہیں اور الحمدللہ They are all functional اور مذکورہ پی پی میں کل 34 ٹیوب

ویلز ہیں۔ میری معلومات کے مطابق وہ تمام ٹیوب ویلز functional بھی ہیں اور operational بھی ہیں۔ علاوہ ازیں پانی کی quality کے حوالہ سے جو سوال کیا گیا ہے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے حکومت پنجاب پچھلے کافی عرصہ سے لاہور میں فلٹریشن پلانٹس بھی launch کر رہی ہے اور پچھلے صرف دو تین سال میں تقریباً سو فلٹریشن پلانٹس لاہور میں لگ چکے ہیں اور انشاء اللہ مزید سو فلٹریشن پلانٹس آگے لگائے جائیں گے۔ معزز ممبر نے ٹینکی کی جو بات کی ہے واسا کی لاہور میں overhead reservoir کوئی نہیں ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آیا کہ معزز ممبر لاہور میں واسا کی کون سی ٹینکی کی بات کر رہے ہیں کیونکہ واسا کا کوئی overhead reservoir نہیں ہے بلکہ direct pumping ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن کے اندر پی بلاک میں چار ٹینکیاں لگی ہوئی ہیں جن کی پچھلے چھ سال سے صفائی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ان ٹینکیوں کی نشاندہی کی ہے۔ میری معلومات کے مطابق واسا کا overhead reservoir نہیں ہے۔ اگر کوئی overhead reservoir ہے اور وہ واسا کے کنٹرول میں ہے تو انشاء اللہ پانی کا test بھی کرایا جائے گا اور اُن ٹینکیوں کی صفائی کا بندوبست بھی کیا جائے گا۔ اگر وہاں پر واقعی فلٹریشن پلانٹ کی ضرورت ہوئی تو کوشش کی جائے گی کہ وہاں بھی فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! معزز ممبر خصوصی طور پر غوث الاعظم کا کہہ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر یہ information لکھ کر بھی دے دیں We will make sure کہ انشاء اللہ اس چیز کو resolve کیا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: بہت شکریہ

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان:09-2008اور10-2009کے دوران شروع کی گئیں واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*296:جناب جاوید اختر:کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان میں2008-09اور2009-10 میں کل کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں شروع کی گئیں، ان میں سے کتنی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی تک زیر التواء ہیں اور کیوں؟

(ب) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں،ان کی چیکنگ جن اعلیٰ افسران نے کی ان کے نام وعہدہ سے بھی آگاہ کریں،ان سکیموں پر جو اخراجات آئے،کیاان کا آڈٹ کروایا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) پی پی۔195 ملتان میں اس وقت کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے بند پڑی ہیں،اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان میں2008۔09اور2009۔10 میں دو واٹر سپلائی کی سکیمیں شروع کی گئیں دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ب) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں ان کی چیکنگ چودھری محمد اصغر،ڈپٹی ڈائریکٹر،آصف جاوید، ڈپٹی ڈائریکٹر،اشتیاق احمد،ڈپٹی ڈائریکٹر،عبدالسلام،اسسٹنٹ ڈائریکٹر،مقبول بھٹہ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر،ممتاز احمد جسکانی،اسسٹنٹ ڈائریکٹر،انوار بھٹی،اسسٹنٹ ڈائریکٹر،حاجی خالد،اسسٹنٹ ڈائریکٹر،حاجی افضل،اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور اختر خان،اسسٹنٹ ڈائریکٹر، اختر محمود،ریزیڈنٹ انجینئر نیسپاک،ظہیر شاہ،اسسٹنٹ ریزیڈنٹ انجینئر نیسپاک نے کی۔ان سکیموں پر جو اخراجات ہوئے ان کا آڈٹ کروایا گیا ہے۔

(ج) پی پی۔195 ملتان میں اس وقت تمام واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں۔

لاہور: جناح باغ اور ریس کورس پارک میں لگائے گئے پودے و دیگر تفصیلات

*404: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال2012 اور 2013 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح لاہور میں سال13۔2012کے دوران موسم بہار اور موسم گرما کے ہائبرڈ (Hybrid)پھولوں کے بیج خرید کر پنیریاں تیار کی گئیں اور ان پھولوں کی پنیریوں کو باغ جناح کے مختلف حصوں میں لگا کر پھول اگائے گئے جن سے باغ جناح کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا۔ ان بیجوں کی خریداری پر حکومت نے۔/139150روپے خرچ کئے اس کے علاوہ اپنی نرسریوں میں تیار کئے گئے مندرجہ ذیل پودے بھی لگائے گئے جن پر کوئی سرکاری خرچ نہ ہوا ہے۔

1	چمبیلی سفید	175عدد
2	موتیا	182عدد
3	جر برا مکس	3660عدد
4	فائیکس (پیلی)	160عدد
5	فائیکس (کالی)	100عدد
6	فائیکس (سفید)	60عدد
7	فائیکس (کالی)	10عدد
8	الائچی ویریگیٹیڈ	47عدد
9	مروا	100عدد
10	گلاب دیسی	170عدد
11	کلوروفائٹم	20عدد
12	ربن گراس	100عدد
13	لوگسٹم	30عدد
14	روئیا	70عدد

15	کاسیا کیر مبوسا	42عدد
16	بدوھا	12عدد
17	جبرٔوفا	30عدد

- اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ سال 2012اور 2013میں ریس کورس پارک میں مختلف اقسام کے 6648پودے لگائے گئے اور ان پر 2,72,580روپے خرچ ہوئے جو پی ایچ اے نے اپنے سورسز سے لگائے ہیں اور گورنمنٹ سے کوئی فنڈ نہیں لیا۔

(ب)

* باغ جناح لاہور میں عورتوں اور بچوں کی تفریح کے لئے 2چلڈرن پارک بنائے گئے ہیں۔ان چلڈرن پارکس سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد محضوظ ہوتی ہے۔اسکے علاوہ سال 13۔2012میں حکومت پنجاب کی ہدایت پر باغ جناح میں بین الاقوامی معیار کی سہولتوں میں مزید، خصوصی لوگوں کو تفریحی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ایک پارک بھی بنایا گیا ہے جس پر پی ایچ اے نے ایک خطیر رقم خرچ کی ہے۔

* اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے (جیلانی پارک)ریس کورس پارک میں شہریوں کی تفریح کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

(i) علم نو کے متلاشی لوگوں کے لئے فری لائبریری بنائی گئی ہے۔

(ii) پارک میں موجود جم کو مزید ترقی دی گئی ہے اس کے مردانہ اور زنانہ دو حصے ہیں جن میں علیٰحدہ علیٰحدہ مرد اور خواتین کوچ مقرر کئے گئے ہیں۔

(iii) جھیل میں شہریوں کی تفریح کے لئے کشتیاں موجود ہیں۔

(iv) پارک میں جگہ جگہ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے بینچ فراہم کئے گئے ہیں۔

(v) عوامی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاگنگ ٹریک کو عالمی معیار کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا ہے اور اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

(vi) پارک کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

(vii) پارک میں ڈینگی کی موجودہ صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے پارک میں ہفتہ وار سپرے کی جاتی ہے۔

(viii) معذور بچوں کی تفریح کے لئے جیلانی پارک میں خاص حصہ مختص کیا گیا ہے۔

لاہور:یو سی۔37میں پانی کی فراہمی کے لئے نیا ٹیوب ویل لگانے کی تفصیلات

***405: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔37لاہور کے علاقوں آصف کالونی، چمبہ پارک، علی پارک وغیرہ میں پانی کی شدید قلت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یو سی۔37پی پی۔144لاہور کے ٹیوب ویل اکثر بند رہتے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی-144 یو سی-37 میں نیا ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ یو سی-37 لاہور کے علاقوں آصف کالونی، چمبہ پارک علی پارک وغیرہ میں پانی کی کمی ہے لیکن یہ کمی بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ماسوائے لوڈشیڈنگ اوقات کے ٹیوب ویل مسلسل 24 گھنٹے چلائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جن ٹیوب ویلوں پر جنریٹر نصب ہیں وہاں جنریٹر 4 سے 6 گھنٹے چلائے جا رہے ہیں اس کے علاوہ جہاں ضروری ہو وہاں واٹر ٹینکر بھیج کر کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ یو سی-37 پی پی-144 کے ٹیوب ویل اکثر بند رہتے ہیں۔ ٹیوب ویلوں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور جب کبھی کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو 24 گھنٹے سے کم عرصہ میں درست کر دی جاتی ہے۔ یو سی-37 میں چار ٹیوب ویل نصب ہیں اور یہ تمام چالو حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ یو سی-37 کو بشارت روڈ باغبانپورہ کی طرف سے آنے والی 12 انچ قطر کی مین گریڈ لائن سے بھی پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ عام حالات میں لوڈشیڈنگ نہ ہونے کی صورت میں اس یو سی میں پانی کی قلت نہ ہے۔

(ج) فی الحال یو سی-37 میں کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب زیر غور نہ ہے۔ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی ہدایت پر سال 2012 میں ایک نیا ٹیوب ویل بمقام ٹبہ قلعہ خزانہ یو سی-37 پی پی-144 میں لگایا گیا ہے اور اس پر جنریٹر بھی نصب کر دیا گیا ہے۔ اس ٹیوب ویل سے علی پارک، چمبہ پارک، آصف کالونی، نیو کرول، بکنوال اور گرین پارک کی آبادیوں کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

راولپنڈی: واٹر سپلائی کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*421: جناب اعجاز خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-12 راولپنڈی میں سال 11-2010 اور 13-2012 کے دوران واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ب) متذکرہ سالوں کے دوران کتنی رقم ان منصوبہ جات پر خرچ ہوئی، منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل وغیرہ کی مکمل تفصیل بیان کریں؟

(ج) اس وقت واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنوں پر جاری ہے، جن پر کام جاری ہے وہ کب مکمل ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔12راولپنڈی میں سال12۔2011اور13۔2012میں واٹر سپلائی کے دو منصوبے شروع کئے گئے تھے۔

(ب) ان منصوبہ جات پر22.712ملین رقم خرچ ہوئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

2011-12

نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	خرچہ	شروع کیا ہوا	مدت تکمیل	موجودہ حالت
پی پی۔12میں ٹیوب ویل کی تنصیب اور پرانی لائینوں کی تبدیلی	5.0ملین	5.0ملین	جنوری2012	20جون2012	چالو حالت میں ہیں

2012-13

نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	خرچہ	شروع کیا ہوا	مدت تکمیل	موجودہ حالت
پی پی۔12میں ٹیوب ویلوں، فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب اور پانی کی لائن کی بچھائی	17.712ملین	17.712	جنوری2013	26جون2013	چالو حالت میں ہیں

(ج) ان سب منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

ملتان: انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنانے کی تفصیلات

*494: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان شہر میں کتنے انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنائے گئے ہیں۔ ان کا تخمینہ لاگت کیا تھا اور کتنی لاگت سے کتنی مدت میں مکمل ہوئے؟

(ب) کیا یہ تمام انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج مکمل ہو چکے ہیں، اگر نہیں تو وہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

(ج) کیا14۔2013 میں مزید انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنائے جائیں گے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان شہر میں ایک انڈر پاس نزد جنرل بس سٹینڈ ملتان ترقیاتی ادارہ نے 1999 میں FWO کے ذریعے تعمیر شروع کرائی جس کی تکمیل اکتوبر 2000 میں ہوئی۔ جس کا منظور شدہ تخمینہ 63.431 ملین ہے اور یہ مبلغ 62.593 ملین میں مکمل ہوا۔اس کے علاوہ ایم ڈی اے ملتان نے شہر میں کوئی انڈر پاس یا اوور ہیڈ برج تعمیر نہ کرایا ہے جبکہ دس اوور ہیڈ برج ملتان میں محکمہ این ایچ اے اور محکمہ ہائی وے نے تعمیر کرائے ہیں۔

(ب) جواب (الف) سے مذکور ہے۔

(ج) ایم ڈی اے کے زیر تجویز کوئی منصوبہ نہ ہے۔

راولپنڈی: فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*507: جناب اعجاز خان: کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ہاؤسنگ راولپنڈی کا 12۔2011 اور 13۔2012 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران کون کون سے ترقیاتی کام واسا راولپنڈی نے کروائے ان کاموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) کیا ان مکمل ہونے والے کاموں کی تھرڈ پارٹی سے تصدیق کروائی گئی ہے، اگر ہاں تو اس فرم/ادارے کا نام و پتا جات بتائیں؟

(ہ) اس تھرڈ پارٹی نے کس کس منصوبہ میں کیا کیا نقائص کی نشاندہی کی ہے؟

(و) ان نقائص کی روشنی میں کیا اقدامات حکومت نے اٹھائے، تفصیلاً بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) واسا راولپنڈی:

2011-12 884.299ملین

2012-13 1193.563ملین

(ii) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی:

2011-12 620.744ملین

2012-13 483.262ملین

(iii) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر ایجنسی (پی ایچ اے) راولپنڈی:

2011-12 100.000

2012-13 60.000

(iv) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ:

حکومت نے محکمہ ہذا کو فراہمی آب و نکاسی آب کی سہولیات کی فراہمی کے لئے جو رقوم ان سالوں میں فراہم کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

2011-12 448.143ملین

2012-13 274.132ملین

(ب) ان سالوں میں واسا راولپنڈی نے مختلف ترقیاتی کام کئے ہیں جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے۔

2011-12

(الف)	نصیر آباد، قاسم آباد اور الہ آباد کی گلیوں میں ٹف پیور کی بچھائی	7.5ملین
(ب)	این اے-55 میں ایک ٹیوب ویل کی تنصیب اور پرانی لائینوں کی تبدیلی	7.5ملین
(ج)	ڈھوک الہٰی بخش میں ٹیوب ویل کی تنصیب و پرانی لائینوں کی تبدیلی	7.5ملین
(د)	اعظم کالونی، آفس کالونی، ملت کالونی، افشاں کالونی اور فاروق آباد میں ٹف پیور کی بچھائی	7.5ملین
(ہ)	پی پی-11 میں ٹیوب ویل کی تنصیب اور پرانی لائینوں کی تبدیلی	7.5ملین
(و)	پی پی-12 میں ٹیوب ویل کی تنصیب اور پرانی لائینوں کی تبدیلی	5.0ملین
(ر)	پی پی-12 میں سیوریج لائینوں کی بچھائی	2.5ملین
(ڑ)	پی پی-13 میں 20000 اور 30000 گیلن ٹینکوں کی تعمیر	7.5ملین
(ز)	پی پی-14 میں ٹیوب ویل کی تنصیب و پانی کے لائن کی بچھائی	6.086ملین
(ژ)	پی پی-14 میں ملک اسد والی گلی میں نالے کی تعمیر	1.414ملین
(س)	راولپنڈی شہر میں 10 ٹیوب ویلوں کی تبدیلی بمعہ مشینری	40.000ملین
(ش)	راولپنڈی شہر میں سیوریج لائنوں کی بچھائی و ڈرینج کام	25.000ملین

2012-13

(الف)	راولپنڈی کینٹ میں دو ٹیوب ویلوں کی تنصیب	7.5ملین
(ب)	راولپنڈی میں پانچ ٹیوب ویلوں کی تنصیب	16.000ملین
(ج)	چھ ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور سیوراور نالے کی تعمیر	35.890ملین
(د)	کینٹ کے علاقے میں پانی کی لائینیں بچھانا	9.951ملین
(ہ)	پی پی۔13کے علاقے میں سات ٹیوب ویلوں کی تنصیب	29.311ملین
(و)	پی پی۔12میں ٹیوب ویلوں اور فلٹریشن کی تنصیب اور پانی کی لائن کی بچھائی	17.712ملین
(ز)	پی پی۔13میں ٹیوب ویلوں اور فلٹریشن کی تنصیب اور پانی کی لائن کی بچھائی	39.009ملین
(ژ)	پی پی۔14میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب و پانی اور سیوریج لائینوں کی بچھائی	32.480ملین
(ز)	راولپنڈی شہر میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب و پانی اور سیوریج لائینوں کی بچھائی	20.000ملین
(ژ)	راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں نالے کی مرمت وکشادگی	60.000ملین
(س)	ٹیوب ویلوں کی مرمت	20.000ملین
(ش)	پرانی/بوسیدہ اور بہتی لائینوں کی مرمت وتبدیلی	50.000ملین

(ج) سب کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

(د) چونکہ یہ کام تھرڈ پارٹی کے زمرے میں نہیں آتے ہیں لہذاان کاموں کی کسی بھی فرم سے تصدیق نہیں کروائی گئی۔

(ہ) جواب جز(د)میں درج ہے۔

(و) جواب جز(د)میں درج ہے۔

ملتان:پی پی۔194میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے فنڈز مختص کرنے کی تفصیلات

*527:جناب ظہیر الدین خان علیزئی:کیاوزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔194ملتان کے کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے2013-14کے بجٹ میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں،اگر فنڈز مختص نہیں کئے گئے تواس کی وجوہات سے ایوان کوآگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب تنویر اسلم ملک):

پی پی۔194ملتان میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کے لئے14۔2013 کے بجٹ میں کوئی فنڈ نہ رکھے گئے ہیں کیونکہ حلقہ کے زیادہ تر علاقے ان سہولیات سے پہلے ہی مستفید ہو رہے ہیں۔

لاہور:ٹیوب ویل کی بندش و دیگر تفصیلات

*532: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساندہ لاہور نیشنل ٹاؤن میں ٹیوب ویل گزشتہ ایک سال سے بند ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویل کو فوری ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ نیشنل ٹاؤن ساندہ لاہور کا ٹیوب ویل اپنی مدت پوری کرنے کے بعد بند کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ ٹیوب ویل اپنی مدت مکمل کر چکا ہے۔

لاہور: واسا کی جگہ کو قبضہ گروپ سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*535: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد ساندہ کلاں لاہور میں واسا ٹیوب ویل کی جگہ پر چند بااثر افراد نے قبضہ کر کے گھر بھی بنایا ہوا ہے؟

(ب) کیا محکمہ واسا کی اس جگہ کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

الف) غازی آباد ساندہ کلاں لاہور میں واسا کا کوئی ٹیوب ویل نصب نہ ہے اور نہ ہی واسا کی جگہ ہے جس پر کسی نے قبضہ کیا ہو۔

(ب) کسی نے قبضہ نہیں کیا لہذا جگہ کو واگزار کروانے کا سوال نہ ہے۔

صوبہ کے مختلف شہروں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*700: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، بہاولنگر شہروں کی حدود میں کتنے فیصد رقبہ کا پینے والا پانی صحت کے لئے ٹھیک ہے اور لیبارٹری سے سرٹیفائیڈ ہے؟

(ب) کیا شہروں میں پینے کے پانی کو چیک کرنے کا کوئی باضابطہ طریق کار مقرر ہے اور اس طریق کار کے مطابق چیکنگ کو یقینی بنانے کا کیا بندوبست ہے؟

(ج) مذکورہ بالا شہروں میں جہاں پینے کے لئے پانی صاف نہ ہے، وہاں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کوئی منصوبہ شروع کیا جارہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) لاہور:۔لاہور کے سو فیصد رقبہ کا زیرِ زمین پانی (Source) میٹھا اور صحت کے لئے ٹھیک ہے۔ واسا لاہور کی لیبارٹری روزانہ کی بنیاد پر مختلف ٹیوب ویلوں کے پانی کے نمونوں کو چیک کرتی ہے جبکہ وقتاً فوقتاً دیگر محکموں کی لیبارٹریاں بھی واسا کے واٹر سپلائی سسٹم سے پانی کے نمونے لے کر اپنے طور پر چیک کرتی ہیں جن میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (PHE)، انوائرمنٹل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف پنجاب، پاکستان کونسل برائے سائنسی وصنعتی تحقیق (PCSIR) اور پاکستان کونسل برائے آبی وسائل میں تحقیق (PCRWR) لیبارٹریاں شامل ہیں۔ نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کے دوران بھی بور کی جانے والی جگہ سے پانی کے نمونے لے کر مندرجہ بالا لیبارٹریوں سے چیک کروائے جاتے ہیں۔

(ii) واسا راولپنڈی:۔ واسا راولپنڈی صرف راول ٹاؤن کے علاقے میں پانی سپلائی کر رہا ہے اور وہاں کا پانی صحت کے لئے ٹھیک ہے اور واسا کی اپنی لیبارٹری جو راول لیک فلٹریشن پلانٹ پر واقع ہے اس کی نگرانی کرتی ہے نیز مندرجہ ذیل اداروں کی لیبارٹریز بھی شہر بھر سے نمونے لے کر ٹیسٹ کرتی ہے۔

(اے) پاکستان کونسل برائے آبی ذخائر، اسلام آباد

(بی) نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، اسلام آباد

(سی) پاکستان انوائرمنٹل پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ، اسلام آباد

(iii) واسا ملتان:۔ ملتان شہر کے حدود کا 100 فیصد رقبہ کا پانی پینے والا اور صحت کے لئے ٹھیک ہے اور PHED اور PCRWR کی لیبارٹری سے سرٹیفائیڈ ہے۔

(iv) واسا فیصل آباد:۔ فیصل آباد شہر کی حدود میں واقع کسی بھی علاقہ کا زیر زمین پانی صحت کے لئے ٹھیک نہ ہے۔

(v) واسا گوجرانوالہ:۔ واسا گوجرانوالہ کے زیر انتظام رقبہ کا زیر زمین پانی100 فیصد ٹھیک ہے اور پینے کے قابل ہے اور گوجرانوالہ شہر میں نوشہرہ روڈ پر واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹی موجود ہے جو کہ واسا کے زیر کنٹرول ہے، جہاں پر روزانہ کی بنیاد پر پانی چیک کرنے کی سہولت موجود ہے۔

(vi) ڈیرہ غازی خان:۔ ڈیرہ غازی کے شہری علاقے کا زیر زمین پانی100 فیصد کڑوا ہے۔

(vii) بہاولپور:۔ بہاولپور کی شہری حدود میں تقریباً30 فیصد رقبہ کا زیر زمین پانی پینے کے قابل اور باقی70 فیصد رقبہ کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(viii) بہاولنگر:۔ بہاولنگر کے شہری علاقے کا زیر زمین پانی100 فیصد کڑوا ہے۔

(ب)

(i) واسا لاہور:۔ واسا لاہور میں باقاعدہ ایک لیبارٹری قائم ہے جو سائنسی بنیادوں پر پانی کے نمونوں کو چیک کرتی ہے اور لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔

(ii) واسا راولپنڈی:۔ واسا نے پانی کی نگرانی کا پلان بنایا ہوا ہے اور اس پر باقاعدگی سے عملدرآمد کیا جارہا ہے اس پلان کے مطابق شہر کو10 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصے سے ٹیوب ویل فلٹریشن پلانٹ اور صارفین کے گھروں سے نمونے لئے جاتے ہیں اور اس کو ٹیسٹ کیا جاتا ہے نیز جہاں سے بھی کوئی گندے پانی کی شکایت آتی ہے اس جگہ سے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔

(iii) واسا فیصل آباد:۔ فیصل آباد شہر کو واسا کی طرف سے فراہم کئے جانے والے پانی کی چیکنگ کے لئے باضابطہ طریق کار پر عملدرآمد کے لئے واسا کی اپنی ریسرچ لیبارٹری موجود ہے جو باقاعدگی سے طے شدہ طریق کار کے مطابق پانی کا معیار چیک کرتی رہتی ہے اسکے علاوہ دیگر اداروں مثلاً محکمہ صحت عامہ، پی سی آر ڈبلیو آر(PCRWR) NFC نیشنل انسیٹیوٹ آف بائیوٹیکنالوجی اینڈ جینٹیک انجینئرنگ کی لیبارٹریاں بھی وقتاً فوقتاً پانی کا معیار چیک کرتی رہتی ہیں۔ لیبارٹریوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1) واسا ریسرچ لیبارٹری شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد

(2) واٹر ٹیسٹنگ لیب محکمہ صحت عامہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

(3) ریجنل واٹر ٹیسٹنگ لیب پی سی آر ڈبلیو آر سرگودھا روڈ فیصل آباد

(4) واٹر ٹیسٹنگ لیب NFC انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ، جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

(5) واٹر ٹیسٹنگ لیب (NIBGE) نیشنل انسٹیٹیوٹ فار بائیوٹیکنالوجی اینڈ جینٹنگ انجینئرنگ جھنگ روڈ فیصل آباد

(iv) واسا ملتان:۔ واسا ملتان نے اپنی ایک لیبارٹری قائم کر رکھی ہے جس کا نام واسا لیبارٹری شمس آباد ہے جو کہ ہر دو ماہ بعد ہر ٹیوب ویل کے پانی کو چیک کرتی ہے۔

(v) واسا گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر میں نوشہرہ روڈ پر واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری موجود ہے جو کہ واسا کے زیر کنٹرول ہے۔جہاں پر روزانہ کی بنیاد پر پانی چیک کرنے کی سہولت موجود ہے۔

(vi) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون:۔ حکومت پنجاب نے ہر ضلع کی سطح پر واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری قائم کی ہوئی ہیں یہ لیبارٹریاں باضابطہ طور پر کام کر رہی ہیں۔ان لیبارٹریوں میں پانی کو چیک کرنے کا مکمل بندوبست ہے۔ان لیبارٹریوں کا عملہ وقتاً فوقتاً اپنے ضلع کی حدود میں پانی کی کوالٹی چیک کرتا ہے۔ اس کے علاوہ لوگ خود بھی لیبارٹری آکر پانی چیک کرواتے ہیں (لیبارٹریوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج)

(i) واسا لاہور:۔ لاہور کا زیرِ زمین پانی صحت کے لئے میٹھا ہے۔البتہ واٹر سپلائی سسٹم میں آنے کے بعد پانی میں Microbiological Contamination کی موجودگی کا خدشہ رہتا ہے۔ واسا لاہور میں پینے کے پانی میں آلودگی کے تدارک کے لئے واٹر سپلائی لائنوں کی فلشنگ، صفائی اور کلورینیشن کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ حکومتِ پنجاب کی ہدایات پر صاف پانی کی فراہمی کے لئے 93 فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مکمل کرکے چالو کر دیئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ 100 فلٹریشن پلانٹس اور لگائے جارہے ہیں اور لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

(ii) واسا راولپنڈی:۔ راولپنڈی شہر میں جہاں جہاں گندے پانی کی شکایت آتی ہے یا لائن بوسیدہ ہو جاتی ہے وہاں واسا اپنے فنڈ سے اس کو تبدیل کر دیتا ہے نیز پنجاب گورنمنٹ نے گیسٹرو منصوبہ شروع کیا ہے اس منصوبے سے بھی جہاں جہاں صاف پانی میسر نہیں وہاں نئی لائنیں ڈال کر صاف پانی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔

(iii) واسا ملتان:۔ ملتان کا زیرِ زمین پانی صحت کے لئے ٹھیک ہے۔البتہ واٹر سپلائی سسٹم میں آنے کے بعد پانی میں Microbiological Contamination کی موجودگی کا خدشہ رہتا ہے۔ واسا ملتان میں پینے کے پانی میں آلودگی کے تدارک کے لئے واٹر سپلائی لائنوں کی فلشنگ، صفائی اور کلورینیشن کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ حکومتِ پنجاب کی ہدایات پر صاف پانی کی فراہمی کے لئے 31 فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مکمل کرکے چالو کر دیئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ پانچ فلٹریشن پلانٹس اور لگائے جارہے ہیں اور لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

(iv) واسا فیصل آباد:۔ فیصل آباد شہر کی پانی کی ضرورت 145 ملین گیلن یومیہ ہے جبکہ واسا کی موجودہ پیداواری استعداد 88.5 ملین گیلن یومیہ ہے۔
اس کا 90 فیصد پانی چنیوٹ ویل فیلڈ اور جھنگ برانچ ویل فیلڈ سے فراہم کیا جاتا ہے جو شہر سے بالترتیب 20 سے 35 کلومیٹر دور واقع ہیں، باقی 10 فیصد شہر کی حدود میں واقع نہری پانی صاف کرنے کے پلانٹ اور ان ٹیوب ویلوں کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے جو نہر رکھ برانچ کے کنارے لگائے گئے ہیں یہ ٹیوب ویل نہر کا زمین میں جذب ہونے والا پانی نکالتے ہیں۔
پانی کی کمی 56.5 ملین گیلن یومیہ ہے اس کو پورا کرنے کے لئے فرانسیسی حکومت کے تعاون سے 15 ملین گیلن یومیہ گنجائش کا ایک منصوبہ پر کام جاری ہے۔ جس کے تحت 10 ملین گیلن نہری پانی صاف کر کے فراہم کیا جائے گا اور 5 ملین گیلن بذریعہ ٹیوب ویل فراہم کیا جائے گا۔
مزید برآں چنگا پانی پروگرام کے تحت 1.50 ملین گیلن پیداواری استعداد کے ٹیوب ویل نہر رکھ برانچ کے کنارے لگانے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔

(v) واسا گوجرانوالہ:۔ فی الحال کسی منصوبہ کی ضرورت نہ ہے۔

(vi) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون:۔

1۔ ڈیرہ غازی خان شہر کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے مختلف ادوار میں ضرورت کے مطابق واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئیں تھیں جن کے لئے گیدڑ والا واٹر فیلڈ، امیر شاہ واٹر فیلڈ اور ڈی جی خان کینال کے کنارے متعدد ٹیوب ویلز نصب کئے گئے تھے جن میں سے 16 ٹیوب ویلز ابھی تک کام کر رہے ہیں اور ان سے شہر کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مالی سال 06-2005 اور 07-2006 کے دوران ایک بڑے پراجیکٹ جس کا نام "بنیادی سہولیات، برائے شہری آبادی، جنوبی پنجاب" (Southern Punjab Basic Urban Services Project) ہے اس کے تحت شہر سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر شوریا کینال پر 31 ٹیوب ویل نصب کئے گئے جن سے شہر کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ شہر میں پانی کی سپلائی مزید بہتر کرنے کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سال 2011 میں 495.858 ملین روپے کی لاگت سے پنجاب حکومت کے میگا پراجیکٹ "واٹر سپلائی سکیم ڈی جی خان" کے ذریعے شہر میں پائپ لائنز، دو عدد پانی کی ٹینکیاں اور پانی سٹور کرنے کے ٹینک بنائے گئے جس کو مکمل کرنے کے بعد ٹی ایم اے ڈیرہ غازی خان کے حوالے کر دیا گیا جو اسے احسن طریقے سے چلا رہی ہے۔ فی الحال شہر ڈی جی خان میں واٹر سپلائی کا کوئی نیا منصوبہ نہ ہے۔

2۔ بہاولپور میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر سپلائی کے منصوبے کی لاگت 248.789 ملین روپے ہے۔ جس پر اب تک 233 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور شہر کی 3 عدد آبادیاں (i۔ماڈل ٹاؤن سی، ii۔ مقبول کالونی اور iii۔ اسلامی کالونی) پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو رہی ہیں۔ شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واٹر سپلائی کے اس منصوبہ کے تحت 40 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کرے گا جبکہ دوسرے بڑے پراجیکٹ "بنیادی سہولیات، برائے شہری آبادی، جنوبی پنجاب (Southern Punjab Basic Urban Services Project)" کے تحت 553.300 ملین روپے کی لاگت سے مکمل شدہ واٹر سپلائی سکیم سے بذریعہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن شہر کی 60 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں صوبے کے ان علاقوں میں جہاں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہیں ہے ان علاقوں میں حکومت پنجاب نے ایک بڑا منصوبہ شروع کیا ہے جس کا نام "صاف پانی پراجیکٹ ہی"۔ اس منصوبے کے تحت ضلع بہاولپور میں 389 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔

3۔ بہاولنگر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر سپلائی کے منصوبے کی لاگت 214.155 ملین روپے ہے۔ جس پر اب تک 197.433 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اور شہر کی 7 عدد آبادیاں پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو رہی ہیں۔ شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر سپلائی کا منصوبہ 75 فیصد آبادی کو صاف پانی فراہم کرے گا۔ اب تک بہاولنگر شہر کے درج ذیل علاقوں میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے پانی کی سپلائی جاری ہے۔ جس سے ان 7 آبادیوں کا 92 فیصد حصہ مستفید ہو رہا ہے۔

I۔ نظام پورہ شرقی۔ II۔ نظام پورہ غربی۔
III۔ فاروق آباد شرقی۔ IV۔ فاروق آباد غربی۔
V۔ مدنی کالونی۔ VI۔ زیلدار ٹاؤن۔
VII۔ مدینہ ٹاؤن۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ رحانہ ٹاؤن میں نیا سیوریج ڈالنے کی تفصیلات

*803: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رجانہ ٹاؤن تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیوریج کی صورتحال بدترین ہے اور تمام گلیوں اور بازاروں میں ہر وقت پانی کھڑا رہتا ہے، جس سے بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اتنی بڑی آبادی رکھنے والے رجانہ ٹاؤن میں نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) رجانہ ٹاؤن چک نمبر285گ۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ رورل ایریا پر مشتمل ہے اس کی موجودہ آبادی16451 نفوس پر مشتمل ہے اس ٹاؤن کی پرانی آبادی کے لئے سال 1986 میں4.446 ملین روپے کی لاگت سے سیوریج سکیم بنائی گئی تھی۔ بعدازاں اضافی آبادی رجانہ ٹاؤن کے لئے سال1998 میں10.853 ملین روپے کی لاگت سے سیوریج سکیم بنائی گئی۔ جس میں نالیاں، سولنگ، آکسیڈیشن پانڈ، مشینری، پمپ ہاؤس اور گندا نالہ بنایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔13 سال کے بعد مالی سال11۔2010 میں 4.333 ملین روپے کی لاگت سے اس سکیم میں آر سی سی پائپ، مشینری، ڈسپوزل وغیرہ بنایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کو کمیونٹی بیس آرگنائزیشن(CBO) چلا رہی ہے۔ تاہم بعض اوقات سکیم کی مناسب صفائی و دیکھ بھال نہ کرنے اور بروقت موٹریں نہ چلانے کی وجہ سے سیور کا پانی Over flow ہوتا رہتا ہے۔

(ب) باقی ماندہ علاقہ کو ڈرینج / سیوریج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے تقریباً25 ملین روپے درکار ہیں۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب نے مالی سال14۔2013 کے ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے لئے ڈرینج / سیوریج کی مد میں700 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے منظوری اور فراہمی فنڈز پر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈرینج / سیوریج بچھانے کا کام مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: واٹر سپلائی و سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*804: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 87 میں سال 2008 سے 2013 کے دوران کتنے چکوک، قصبوں اور آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت متعلقہ ترقیاتی ادارہ نے فراہم کی؟

(ب) اس حلقہ میں اس وقت کن چکوک، قصبوں اور آبادیوں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا جن چکوک، قصبوں اور آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے حکومت پنجاب کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال 2008 سے سال 2013 تک حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چھ چکوک میں واٹر سپلائی اور ایک چک میں سیوریج کی سہولت فراہم کی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب تک 20 چکوک ایسے ہیں جن میں واٹر سپلائی کی سہولت میسر نہ ہے اور 26 چکوک ایسے ہیں جن میں ڈرینج / سیوریج کی سہولت میسر نہ ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں صوبہ بھر کے لئے بلاک ایلوکیشن میں واٹر سپلائی سکیموں کی مد میں 700 ملین روپے اور اسی طرح سیوریج / ڈرینج سکیموں کی مد میں 700 ملین روپے مختص کئے ہوئے ہیں۔

باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*825: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی و دیگر ملازمین کی عہدہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) باغ جناح میں گاڑیاں پارک کرنے کے لئے کتنے سٹینڈز ہیں، ہر سٹینڈ کے ٹھیکے سے 2012-13 سے اب تک کتنی آمدن ہوئی، ٹھیکیداروں کے نام اور پتا جات فراہم کئے جائیں؟

(ج) باغ جناح کی تزئین و آرائش کے لئے حکومت پنجاب نے کتنے فنڈ سال2012-13 سے آج تک فراہم کئے اور یہ کن منصوبوں پر خرچ ہوئے؟

(د) باغ میں موجود نرسریوں کی تعداد کتنی ہے، ان میں کون کون سے پودے پھول تیار کئے جاتے ہیں اور اگر فروخت کئے جاتے ہیں تو گزشتہ تین سالوں میں فروخت شدہ پودوں سے کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے مالی و دیگر ملازمین کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح لاہور میں گاڑیاں پارک کرنے کے لئے چھ پارکنگ سٹینڈز ہیں۔ ان پارکنگ سٹینڈز سے سال2012-13 سے اب تک کوئی آمدن نہ ہوئی ہے کیونکہ عزت مآب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر ان پارکنگ سٹینڈز پر عوام کو فری پارکنگ سٹینڈ کی سہولت میسر ہے۔ فری پارکنگ سٹینڈز کے ٹوکن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال2012-13 میں حکومت پنجاب نے 77,841,000روپے سالانہ فنڈ جاری کئے جو کہ باغ جناح کے ملازمین کی تنخواہیں، تزئین و آرائش، ادائیگی بجلی بل کی مد میں خرچ کئے گئے نیز ان فنڈ سے باغ جناح میں موجود زرعی مشینری ٹریکٹرز، ٹیوب ویل، جنریٹر، پیٹر پمپس، سپرے مشین اور گاڑیوں کے لئے تیل نیز ان کی مرمت وغیرہ اور بلڈنگز، جنگلہ، زیر زمین پانی و بجلی کی بچھائی گئی لائنوں کی مرمت وغیرہ پر خرچ کئے گئے۔ یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ مذکورہ بالا فراہم کردہ فنڈز کا ایک بڑا حصہ ملازمین کی تنخواہوں اور بجلی و پٹرول / ڈیزل کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ ہوتا ہے تاہم گورنمنٹ کی طرف سے باغ جناح میں کوئی نیا ترقیاتی منصوبہ مکمل کرنے کے لئے فنڈز فراہم نہ کئے گئے ہیں۔ سالانہ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل فنڈز برائے سال13۔2012

(1)	تنخواہ ملازمین=	56,757,000/۔روپے
(2)	بل بجلی، گیس، پانی وغیرہ=	10,051,000/۔روپے
(3)	بلPOLوغیرہ=	02,160,000/۔روپے
(4)	بل اشیاء سٹور(بیج پھول،زرعی ادویات، کھاد،گملے، بھل وغیرہ)=	03,100,000/۔روپے
(5)	مرمت ٹرانسپورٹ وغیرہ=	00,350,000/۔روپے
(6)	مرمت زرعی مشینری وغیرہ=	00,800,000/۔روپے
(7)	اخراجات عمارات/ڈھانچہ، فیکسچر وغیرہ=	01,710,000/۔روپے
(8)	متفرق اخراجات(سٹیشنری، پرنٹنگ،نشر واشاعت،اخبارات،خدمات وغیرہ)=	24,48,000/۔روپے
(9)	مدد برائے بیوہ=	04,00,000/۔روپے
(10)	بل ٹیلی فون/ٹیلی گراف=	00,65,000/۔روپے
	کل سالانہ فنڈز:=	77,841,000/۔روپے

مختص کردہ سالانہ فنڈز (فنانس ڈیپارٹمنٹ) کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سہ ماہی فنڈز برائے سال14۔2013(جولائی تا ستمبر) جاری ہوئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سہ ماہی تفصیل فنڈز برائے سال14۔2013:(ماسوائے فنڈز برائے تنخواہ)

(1)	تنخواہ ملازمین=	16,903,250/۔روپے
(2)	بل بجلی، گیس، پانی,ٹوکن ٹیکس وغیرہ=	02,139,000/۔روپے
(3)	بلPOLوغیرہ=	00,597,000/۔روپے
(4)	بل اشیاء سٹور(بیج پھول،زرعی ادویات، کھاد،گملے، بھل وغیرہ)=	00,659,000/۔روپے
(5)	مرمت ٹرانسپورٹ وغیرہ=	00,74,000/۔روپے
(6)	مرمت زرعی مشینری وغیرہ=	00,170,000/۔روپے
(7)	اخراجات عمارات/ڈھانچہ، فیکسچر وغیرہ=	00,365,000/۔روپے
(8)	متفرق اخراجات(سٹیشنری، پرنٹنگ،نشر واشاعت،اخبارات،خدمات وغیرہ)=	06,31,000/۔روپے
(9)	مدد برائے بیوہ=	00,01,000/۔روپے
(10)	بل ٹیلی فون/ٹیلی گراف=	00,22,000/۔روپے
	کل سہ ماہی فنڈز:=	21,561,250/۔روپے

(د) باغ جناح میں تین نرسریاں ہیں، ان نرسریوں میں تیار کئے جانے والے مختلف قسم کے پودے و پھول (درخت، جھاڑیاں، گراؤنڈ کورز، بیلیں، موسمی پھول) فروخت نہیں کئے جاتے بلکہ ان تیار شدہ پودوں اور پھولوں سے باغ جناح اور پی ایچ اے اپنی ضروریات پوری

کرتا ہے۔اندریں حالات گزشتہ تین سالوں میں پودوں اور پھولوں کی فروخت سے کسی قسم کی آمدنی نہ ہوئی ہے۔

جہلم شہر میں لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*829: **محترمہ راحیلہ انور**: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کس کس جگہ نصب ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) سال14-2013 کے دوران جہلم شہر میں کس کس جگہ نئے ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جہلم شہر میں 30 عدد ٹیوب ویل نصب ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ضمیر جعفری سٹیڈیم	2- سٹی پوسٹ آفس
3- سلیمان پارس	4- نزد ضلع کونسل آفس
5- بلال ٹاؤن نزد کامرس کالج	6- شیشہ گراؤنڈ نزد ریلوے ہسپتال،
7- پاک فیملی ہسپتال ایم ایم نمبر3	8- سلاٹر ہاؤس
9- شمیر کالونی	10- مخدوم آباد
11- دربار پیر عظمت والی کالا گجراں	12- نزد نورانی مسجد کالا گجراں
13- عظیم روڈ	14- نزد پوسٹ آفس
15- بلال ٹاؤن	16- ساحل کالونی بلال ٹاؤن
17- محفوظ سی این جی بلال ٹاؤن	18- جامعہ الاثریہ
19- شاداب روڈ نزد انکم ٹیکس آفس	20- رمضان بازار ایم ایم نمبر3
21- جوبلی گھاٹ	22- بیک سائیڈ اسلامیہ سکول
23- نزد طلحہ مسجد	24- نزد گورنمنٹ ہائی سکول جادہ روڈ
25- محلہ کریم پورہ	26- نزد عارف ماڈل سکول
27- نزد پاسپورٹ آفس	28- احسن رو، چک جمال روڈ
29- نزد المعراج فلور مل کالا گجراں	30- ہجوری محلہ

(ب) 60,75000 گیلن پانی روزانہ فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 میں کوئی نیا ٹیوب ویل نہیں لگایا جارہا ہے۔ پہلی ہی شہر میں 30 ٹیوب ویلز کام کررہے ہیں جس سے شہر کی تمام ضرورت عمومی طور پر پوری ہورہی ہے۔

راولپنڈی: پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا قیام ودیگر تفصیلات

*833: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی راولپنڈی کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس کی تحویل میں کتنے پارک کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ج) ان پارکوں کا کل کتنا رقبہ ہے، علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان کریں؟

(د) اس کے قیام سے آج تک مذکورہ اتھارٹی نے کتنے نئے پارک قائم کئے ہیں؟

(ہ) مذکورہ اتھارٹی کو سال 12-2011 کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے کا قیام مورخہ 15-04-2010 کو وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری سے عمل میں آیا۔

(ب) اس کی تحویل میں 46 پارکس ہیں جن کی تفصیل (ANNEX–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان پارکوں کا کل رقبہ 642.05 کنال ہے۔ تفصیل (ANNEX– B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2013 میں کیمونٹی سنٹر پارک بی بلاک، سیٹلائیٹ ٹاؤن میں 7.4 کنال زمین پر نیا پارک بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی ماندہ 45 پارکوں میں سے 20 پارکوں کی دوبارہ تزئین وآرائش کی جاچکی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے کو مالی سال 12-2011 میں مبلغ 100 ملین روپے کا بجٹ حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کیا گیا۔

ضلع چکوال: محکمہ پی ایچ ای کے بجٹ کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*835: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع چکوال کو سال13۔2012کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ مدت کے دوران کتنی رقم کن کن سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر خرچ ہوئی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے، ان سکیموں کے نام اور مدت تکمیل بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع چکوال کو سال13۔2012میں کل105.919ملین روپے موصول ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ترقیاتی اخراجات کی مد میں 88.654ملین روپے

2۔ غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں 17.265ملین روپے

(ب)

1۔ اربن سیوریج سکیم تلہ گنگ کی مد میں7.209ملین روپے خرچ ہوئی۔
تخمینہ لاگت76.546ملین روپے

مدت تکمیل2015۔06۔30

2۔ اربن سیوریج سکیم چکوال کی مد میں39.974ملین روپے خرچ ہوئی۔
تخمینہ لاگت185.459ملین روپے

مدت تکمیل2013۔12۔31

(ج) مالی سال13۔2012میں کل39.566ملین روپے رقم پرانی سکیموں کی بحالی و مرمت پر خرچ ہوئی۔ سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ آؤٹ لوڈ واٹر سسٹم چکوال سٹی2.166ملین خرچ ہوا جبکہ تخمینہ لاگت23.551ملین روپے

2۔ رورل واٹر سپلائی سکیم بھال6.500ملین خرچ ہوا جبکہ تخمینہ لاگت19.480ملین روپے

3۔ رورل واٹر سپلائی سکیم رتوچھ3.50 ملین خرچ ہوا جبکہ تخمینہ لاگت10.787ملین روپے

4۔ بحالی واٹر سپلائی سکیم دعولہ27.400ملین خرچ ہوا جبکہ تخمینہ لاگت27.400ملین روپے

(مندرجہ بالا چار منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور چل رہے ہیں)

(د) ایک عدد نئی سکیم پر 0.735 ملین رقم خرچ ہوئی۔ سکیم کا نام درج ذیل ہے:۔

1۔ رورل ڈرینج وپی سی سی سکیم نوروال 0.735 ملین روپے

(ہ) اس وقت تین سکیموں پر کام جاری ہے جن کے نام یہ ہیں۔

1۔ اربن واٹر سپلائی سکیم تلہ گنگ مدت تکمیل 2013-12-31

2۔ اربن سیوریج سکیم چکوال مدت تکمیل 2013-12-31

3۔ اربن سیوریج سکیم تلہ گنگ مدت تکمیل 2015-06-30

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام و دیگر تفصیلات

*1024: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کب معرض وجود میں آئی؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام سے 2008 تک اہل گوجرانوالہ کو رہائش کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے کتنی ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کر کے حوالے کیں؟

(ج) کیا آئندہ کوئی ہاؤسنگ سکیم پلان کی گئی ہے وہ کتنے ایکڑ پر مشتمل ہے، کتنے گھر لوگوں کو فراہم کرنے کی سکیم ہے اور کب مکمل کر کے شہریوں کو مہیا کی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ مورخہ 11۔جولائی 1989 کو معرض وجود میں آئی۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے اپنے قیام کے بعد 26۔اپریل 1992 کو دو ہاؤسنگ سکیمز، جناح ٹاؤن، واقع علی پورتا نواب چوک اندرون بائی پاس اور، ماڈل ٹاؤن فیز II، واقع بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سے لے کر کمشنر روڈ بائی پاس تک کا گزٹ نوٹیفکیشن کروایا۔ یہ دونوں ہاؤسنگ سکیمز فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہ بن سکیں۔ بعد ازاں محکمہ ہذا نے پانچ عدد ہاؤسنگ سکیمز واقع

(1) موضع لوہیانوالہ، موضع فتومنڈ، موضع اروپ

(2) موضع جوہد سنگھ، موضع دھلے، موضع گرجاکھ، موضع قیام پور

(3) موضع سندر سنگھ، موضع میاں سانسی، موضع نوشہرہ، گوجرانوالہ زرعی، موضع کھیالی شاہ پور

(4) موضع ٹھیری سانسی، موضع کھیالی شاہ پور

(5) موضع چک جگنہ، موضع ونیاوالہ، موضع رتہ باجوہ، کے خسرہ نمبران پر مشتمل تھیں۔

جن کا محکمہ ہذا نے گزٹ نوٹیفکیشن مورخہ 21۔جولائی 1997 کو شائع کیا جو کہ اس وجہ سے نہ بن سکیں کہ اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل کو گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات موصول ہوئیں کہ ان سکیمز کے لئے گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہ ہیں۔آپ واسا کو اچھے طریقے سے چلادیں۔

(ج) محکمہ ہذا نے حال ہی میں جی ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت سیکشن (7) کا گزٹ نوٹیفکیشن مورخہ 2012-06-13 کو شائع کروایا۔ جو کہ موضعات خضر چک، سنگو والی، اروپ، جگنہ میں واقع ہے۔ سکیم 1185 ایکڑ پر مشتمل ہے۔80 فیصد اراضی مالکان سے ان کی رضا مندی حاصل کر لی گئی ہے۔ اس مجوزہ (proposed) ہاؤسنگ سکیم میں تقریباً 9889 ڈویلپ پلاٹس عوام الناس کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ محکمہ ہذا نے سکیم کی سمری گورنمنٹ کو بھجوادی ہے جو کہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں زیر کارروائی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*1069: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لیاقت پور شہر اور تحصیل لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان) میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سیوریج اور واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ ہوئی ہے؟

(ب) اس تحصیل اور شہر لیاقت پور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے میگا پراجیکٹ کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تحصیل اور شہر کے لئے مذکورہ پراجیکٹ کو منظور کرنے اور اس مقصد کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لیاقت پور شہر اور تحصیل لیاقت پور میں گزشتہ دو مالی سالوں کے دوران سیوریج کے منصوبہ جات پر کئے گئے اخراجات درج ذیل ہیں:۔

مالی سال	خرچ شدہ رقم
2011-12	-/1111092روپے
2012-13	-/3963729روپے

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

تاہم مذکورہ بالا مالی سالوں کے دوران لیاقت پور واٹر سپلائی سکیم کے سلسلہ میں محکمہ ہذا کے زیر انتظام کوئی خرچہ نہیں ہوا۔

(ب)

1۔ لیاقت پور شہر کے میگا سیوریج کے لئے728.210ملین روپے درکار ہیں۔کاپی برائے تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ لیاقت پور شہر کے لئے واٹر سپلائی کی سکیم سال2011میں پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کارپوریشن (PMDFC) پروگرام کے تحت مکمل کی تھی جو کہ اس وقت چل رہی ہے اور لیاقت پور شہر کو پینے کا صاف پانی مہیا کر رہی ہے۔

3۔ تحصیل لیاقت پور کے دیہی علاقے کے لئے واٹر سپلائی و ڈرینج کی سکیمیں درکار ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے مالی سال14-2013کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں صوبہ بھر کی واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کے لئے بلاک ایلوکیشن میں واٹر سپلائی سکیم کی مد میں700ملین روپے اور اسی طرح سیوریج سکیموں کی مد میں700ملین روپے رقم مختص کی ہوئی ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے منظوری اور فراہمی فنڈز پر لیاقت پور شہر میں سیوریج بچھانے کا کام مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان:واٹر سپلائی و سیوریج کے مسائل کی تفصیلات

*1070:میاں محمد اسلام اسلم:کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قصبہ فیروزہ (ضلع رحیم یار خان) میں حکومت نے سال12-2011اور 13-2012کے دوران کتنی رقم سیوریج اور واٹر سپلائی کی مد میں خرچ کی ہے؟

(ب) اس قصبہ کی کتنی آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت حاصل ہے؟

(ج) اس قصبہ میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب ہیں،کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب کب سے ہیں؟

(د) اس قصبہ کے واٹر سپلائی اور سیوریج کے کیا کیا مسائل ہیں؟

(ہ) حکومت اس قصبہ کے واٹر سپلائی اور سیوریج کے مذکورہ مسائل کب تک حل کر دے گی؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) قصبہ فیروزہ (ضلع رحیم یار خان) میں حکومت نے مالی سال12۔2011اور13۔2012کے دوران محکمہ ہذاکے زیرانتظام سیوریج اور واٹر سپلائی کی مد میں کوئی رقم خرچ نہیں کی۔

(ب) اس قصبہ کی موجودہ آبادی15374نفوس پر مشتمل ہے جس میں سے تقریباً40فیصد آبادی کو سیوریج کی سہولت میسر ہے۔حکومت پنجاب نے مالی سال96۔1995کے دوران مذکورہ قصبہ کے لئے واٹر سپلائی سکیم کی منظوری دی تھی جسکا تخمینہ لاگت3.069ملین روپے تھا۔ اس کی تعمیر پر مبلغ3.468ملین روپے خرچ ہوئے تھے۔

(ج) اس واٹر سپلائی سکیم کے تحت ایک عدد ٹیوب ویل یونین کونسل آفس کے نزدیک لگایا گیا تھا۔ جوکہ محکمہ ہذاکا ٹی ایم اے میں ضم ہونے کے بعد بجلی کا بل ادانہ کرنے کی وجہ سے بند ہوگیا۔

(د) واٹر سپلائی اور سیوریج دونوں سہولیات اس قصبہ کے لئے درکار ہیں۔

(ہ) اس ضمن میں حکومت پنجاب نے مالی سال14۔2013کے ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے لئے بلاک ایلوکیشن میں رقم مختص کر رکھی ہے جس میں واٹر سپلائی کی مد میں 700ملین روپے اور سیوریج / ڈرینج کی مد میں700ملین روپے ہیں۔

لاہور: گلبرگ میں فلائی اوور بنانے کا منصوبہ ودیگر تفصیلات

*1080: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ حسین چوک گلبرگ لاہور سے خورشید عالم روڈ چوک تک دوہزار فٹ لمبا فلائی اوور بنانے کا منصوبہ ہے؟

(ب) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت کتنا ہوگا اور اس پر کام کب شروع ہوگا؟

(ج) کیااس کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کرلی گئی ہے؟

(د) کیاحکومت حسین چوک گلبرگ لاہور کے نزدیک ریلوے انڈر پاس کی توسیع بھی اس منصوبہ میں شامل کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ حسین چوک گلبرگ لاہور سے خورشید عالم روڈ تک دو ہزار فٹ لمبا فلائی اوور بنانے کا منصوبہ ابھی پلاننگ کے ابتدائی مراحل میں ہے جس کی باقاعدہ مجاز اتھارٹی سے منظوری لی جائے گی۔

(ب) اس منصوبہ کے تخمینہ لاگت کا اندازہ اگلے مراحل میں لگایا جائے گا۔

(ج) فزیبلٹی رپورٹ تیاری کے ابتدائی مراحل میں ہے۔

(د) حکومت کا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ مذکورہ فلائی اوور ٹریفک کے پریشر کو کم کر دے گا۔

لاہور: سڑک کی تعمیر کے منصوبہ کی منظوری ودیگر تفصیلات

*1095: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایل او ایس فیروز پور روڈ سے ملتان روڈ لاہور تک سڑک کی تعمیر کے لئے منصوبہ کی منظوری دی ہے؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کب شروع کی جائے گی اور کب مکمل ہو گی؟

(د) اس کی تعمیر کن کن سرکاری اداروں کی نگرانی میں کروائی جائے گی؟

(ہ) اس سڑک میں کن کن لوگوں کی جائیداد / مکان آئے ہیں اور ان کو معاوضہ کی ادائیگی کا کیا طریق کار اپنایا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) نالے کے دونوں اطراف یک طرفہ ٹریفک چلانے کے لئے missing links کو مکمل کرنے کے لئے 630 ملین روپے کی لاگت کا منصوبہ منظور کیا گیا لیکن ٹریفک کے شدید دباؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے open drain کو cover کر کے تین رویہ دونوں اطراف میں سڑک بنانے کا ترمیمی منصوبہ 1985 ملین روپے منظور کیا گیا۔

(ج) اس سڑک کی تعمیرLESCOاور دیگر سروسز کے شفٹ ہونے کے فوراًبعد شروع کی جائے گی اورچھ ماہ میں مکمل کی جائے گی۔

(د) LDA،NESPAkاورECSPکی زیر نگرانی کروائی جائے گی۔

(ہ) اس سڑک کی تعمیر میں 128لوگوں کی جائیداد / مکان متاثر ہو رہے ہیں۔ناموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان کے معاوضہ کی ادائیگی لینڈایکوزیشن ایکٹ اور دیگر قانونی تقاضوں کے مطابق کی جارہی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ :ایڈہاک ملازمین کو مستقل کرنے کا معاملہ

*1115: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ملازمین ایڈہاک پر کام کر رہے ہیں، ان کا عہدہ، گریڈاور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ملازمین نے متعدد دفعہ مستقل کرنے کے لئے اپنے افسران بالا کو درخواستیں دی ہیں مگران کو مستقل نہیں کیا جارہا؟

(ج) کیاحکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرنہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیرہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اورپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب تنویراسلم ملک):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بھی ملازم ایڈہاک پر کام نہیں کر رہاتاہم کنٹریکٹ پر51ملازمین کام کررہے ہیں۔جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کنٹریکٹ ملازمین نے متعدد بار ریگولر ہونے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔

(ج) کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک نوٹیفکیشن نمبر DS(O&M)S&GAD)5-3/2013مورخہ 01.03.2013جاری کیا ہے۔اس نوٹیفکیشن کا اطلاق صرف ان کنٹریکٹ ملازمین پر ہوتا ہے جن کی بھرتی ریگولر پوسٹوں (یعنی گرانٹ17غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت منظور شدہ پوسٹیں)کے تحت ہوئی تھی۔تاہم جس کے تحت مذکورہ بالا 51کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر نہیں کیا جاسکتا۔کیونکہ ان ملازمین کی

بھرتی پراجیکٹ پوسٹوں(یعنی گرانٹ36ترقیاتی بجٹ کے تحت منظور شدہ پوسٹیں)کے تحت ہوئی تھی۔نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:فیروزپور روڈ پر ڈرین کو کور کرنے کا معاملہ

*1208: محترمہ شُنیلا رُوت:کیا وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے فیروزپور روڈ پر سابقہ سبزی منڈی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے درمیان بہت بڑا گندہ نالہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے اردگرد کے علاقوں میں پالوشن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت عوام کے تحفظ کے لئے اس ڈرین کو کور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور کے فیروزپور روڈ پر سابقہ سبزی منڈی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے درمیان بہت بڑا گندہ نالہ ہے۔اس نالہ کا نام ستوکتلہ ڈرین ہے۔یہ ڈرین کنٹونمنٹ بورڈ اور مکہ کالونی گلبرگ سے شروع ہو کر پیکو روڈ، گرین ٹاؤن،امیر چوک ٹاؤن شپ،واپڈا ٹاؤن سے گزرتے ہوئے ہڈیارہ ڈرین کو ایل ڈی اے ایونیو ون کے مقام پر جا ملتی ہے۔

(ب) مذکورہ نالے کی ایک مربوط پروگرام کے تحت ہر سال desilting کی جاتی ہے تاکہ نالے کا بہاؤ بغیر رکاوٹ کے جاری رہے۔اس میں بہنے والا ٹھوس میٹریل بھی پانی کے بہاؤ کے ساتھ آگے بڑھتا رہے اس طرح نالے کے آہستہ بہاؤ کے باعث پیدا ہونے والی پالوشن کو کم کرنے کے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔مزید برآں اس نالے کے فیروزپور روڈ تا پیکو روڈ کے حصہ کو اس کے اصل کراس سیکشن کے مطابق بحال کرنے کا کام جاری ہے۔اس کام کی تکمیل سے بھی نالے کے پانی کے بہاؤ میں بہتری آئے گی اور پالوشن میں کمی واقع ہو گی۔

(ج) مذکورہ نالے کا شمار واسا لاہور کے بڑے نالوں میں ہوتا ہے۔اس نالے کو کور کرنے سے نالے کی desilting میں مشکلات پیدا ہوں گی اور پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ آئے گی۔واسا لاہور نے مشاورتی فرم نیسپاک کی مدد سے جنوبی لاہور کی جامع منصوبہ بندی کی ہوئی ہے جس کے تحت نالے کے دونوں اطراف گہرا RCC Sewer اور RCC Conduit بچھایا جانا شامل ہے تاکہ سیوریج کا پانی open drain کی بجائے ان سیور اور conduit میں ڈالا جاسکے اور یوں یہ نالہ صرف بارشی پانی کے نکاس کے طور پر استعمال ہو سکے گا۔اس پلان کی تکمیل کے لئے خطیر رقم درکار ہے۔اس پلان کی تکمیل کے بعد ہی مذکورہ نالے کے ارد گرد کے علاقوں میں پالوشن سے پاک فضا میسر ہو گی۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پچھلا سارا مہینہ پورے پنجاب میں نہروں کی بندی رہی ہے۔ اس دوران ساری نہروں کی بھل صفائی ہوئی ہے لیکن میرے حلقہ پی پی۔44 میانوالی میں بالکل کسی نہر یا نالے کی بھل صفائی نہیں ہوئی۔اس حوالے سے آج تک کوئی ٹینڈر بھی نہیں لگایا گیا۔

جناب سپیکر: اب تو پانی چل گیا ہو گا۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! اس پر ایکشن لینا چاہئے کہ ہمارا ایک سب انجینئر ریٹائر ہو رہا ہے اس وجہ سے اس نے کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر: ان کے حلقہ پی پی۔44 کی نہر کی بھل صفائی کیوں نہیں ہوئی۔اس بارے میں اریگیشن منسٹر صاحب کو خصوصی طور پر کہا جائے اور ان سے رپورٹ لی جائے۔آپ کی نہر کون سی ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ویسے بہت سے چھوٹے نالے ہیں لیکن نہر تھل ہے۔وہاں جو دو تین lift irrigation schemes ہیں ان کے نالوں کی صفائی بھی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، نہر تھل ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راولپنڈی میں غیر ضروری میٹرو بس کے منصوبے پر خطیر رقم خرچ کرنے کی منظوری

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان اور حکومت کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ میٹرو بس سروس راولپنڈی میں شروع کرنے جا رہے ہیں۔ میٹرو بس سروس کا جو منصوبہ ہے وہ کسی طرح بھی راولپنڈی کے عوام کے لئے بہتر نہیں ہے۔ یہ جہاں میٹرو بس سروس شروع کرنے جا رہے ہیں وہاں راولپنڈی کے منتخب نمائندے یعنی دونوں قومی اسمبلی کی سیٹیں اور صوبائی اسمبلی کی چار میں سے تین سیٹیں اپوزیشن کے پاس ہیں۔ ہم سب جو وہاں کے منتخب نمائندے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ 40۔ارب روپے سے جو میٹرو بس سروس کا منصوبہ وہاں بنانے جا رہے ہیں اس کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت وہاں صاف پینے کا پانی نہیں ہے، ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں، سیوریج گند سے اَٹی ہوئی ہے، پورا شہر گند سے اٹا ہوا ہے اور یہ 40۔ارب روپیہ اس منصوبہ پر لگانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جو بات کر رہے ہیں کیا یہ عوام کے فائدے میں جائے گی یا نقصان میں جائے گی؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس میں عوام کا نقصان ہے۔ اگر آپ میری پوری بات سنیں کہ راولپنڈی شہر ایک چھوٹا سا شہر ہے وہ لاہور کی طرح بہت بڑا شہر نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایک ہی مری روڈ ہے جس سے راولپنڈی کا پورا کاروبار زندگی چلتا ہے، شہر کے 80 فیصد سکول۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو پینے کا صاف پانی ملے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! تمام بڑے ہسپتال اور کالج اسی روڈ پر ہیں اور راولپنڈی شہر کا 90 فیصد کاروبار مری روڈ پر ہے۔ اس روڈ کو اگر یہ گیارہ مہینے کے لئے بند کر کے میٹرو بس کا منصوبہ بنانے کی کوشش کریں گے تو پورا راولپنڈی ایاہج ہو جائے گا اور یہاں کے عوام بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس کا حل یہ ہے کہ آج سے بڑا عرصہ پہلے لئی ایکسپریس وے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جو اصل

solution ہے۔ اس وقت مری روڈ پر 7۔ارب روپے سے دو overhead bridges پچھلے تین سالوں میں بنے ہیں اور ایک underpass ساڑھے تین ارب روپے سے بنا ہے۔ اس کے علاوہ مریڑ کا پُل بن رہا ہے تو یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر اتنی بڑی رقم 40۔ارب روپیہ لگا دیا جائے۔ یہی کام بہت کم پیسوں میں لئی ایکسپریس وے بنانے سے ہماری مری روڈ کی ٹریفک کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔ یہ راولپنڈی کے عوام کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اگر مری روڈ آپ گیارہ مہینے کے لئے بند کریں گے تو ہمارا وہاں زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمارے بچے سکولوں میں نہیں جا سکیں گے، وہاں کالج، یونیورسٹیاں ہیں اور سارے کاروبار وہاں پر ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس طرح کرپشن کا بازار گرم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کیا آپ کرپشن کو یاد کرتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! لئی ایکسپریس وے بنانے سے ہماری ٹریفک کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس منصوبہ پر 40۔ارب روپیہ بلاوجہ ضائع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جس طرح عارف عباسی صاحب نے کہا ہے کہ وہاں کے منتخب ایم این ایز اور ایم پی ایز کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ ان کے ذہن میں اربوں روپے کی خطیر رقم میٹرو بس کے لئے آ گئی ہے خواہ اس سے پورا پنجاب متاثر ہو رہا ہو لیکن کھربوں روپیہ ان میٹرو بسوں کے اوپر لگایا جا رہا ہے۔ اس کا از سر نو جائزہ لینا چاہئے کہ یہ جو منتخب نمائندے ہیں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ

راولپنڈی میں جہاں پر اربوں روپیہ لگا کر ہم نے پہلے ہی overhead bridges اور underpasses بنائے ہیں اور وہاں پر as such عوام کو کوئی problem بھی نہیں ہے تو وہاں آپ زبردستی 40- ارب روپیہ لگائیں یہ غلط ہے۔ اس وقت پنجاب کے دس کروڑ عوام پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، 40 فیصد سے زائد لوگ غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اگر وہاں یہ منصوبہ شروع کرنا ہی ہے تو کم از کم وہاں کے منتخب نمائندوں کو اعتماد میں لے لیا جائے۔ ان کی reservations اور ان کی تجاویز بھی ہیں۔ میں رانا ثناء اللہ خان کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ عرض کروں گا کہ اس میں اگر کوئی alteration ہے یا کوئی متبادل تجویز ہے تو انہیں ضرور اعتماد میں لیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب کا توسط کہاں سے درمیان میں آ گیا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کے توسط سے کہہ رہا ہوں۔ اس وقت رانوں کی حکومت ہے، میں رانا ثناء اللہ خان کے توسط سے بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور میں میٹرو بس چل گئی، بن گئی، اچھی یا بُری اس پر بھی بات نہیں لیکن اب جو further---

جناب سپیکر: کیا یہ آپ کو بُری لگتی ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ اربوں روپے کی لاگت سے بادامی باغ اور چونگی امر سدھو فیروزپور signal free zone کے نام سے 7/6- ارب روپیہ لگایا جا رہا ہے۔ وہاں پر ہزاروں لوگ پچھلے ایک ماہ سے دھرنے دے رہے ہیں، احتجاج اور بھوک ہڑتالیں کر رہے ہیں۔ ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے اس لئے اس طرح کے منصوبوں کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی ہم ان کے متحمل نہیں ہیں۔ ہماری بہن کو کل یہاں ایوان میں تکلیف ہوئی، پی آئی سی میں گئیں تو ہم نے وہاں جو حالات دیکھے ہیں، لوگوں کو دوائیوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کو تعلیم کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: اب ان کی طبیعت کیسی ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کی طبیعت بہتر ہے لیکن وہاں بہت بُرے حالات تھے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ یہ اتنی بڑی خطیر رقم میٹرو بسوں پر خرچ کرنے کی بجائے پنجاب کے عوام کی صحت، تعلیم اور ملازمت کے ذرائع و مواقع پیدا کرنے پر خرچ کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے میٹرو بس کے حوالے سے بات کی ہے یعنی ان لوگوں کو جو میٹرو بس کی مخالفت کرتے تھے، کبھی اسے جنگلہ بس کہتے تھے، کبھی کہتے تھے کہ اس پر 90-ارب روپیہ خرچ ہو رہا ہے، کبھی کہتے تھے کہ اس پر 72-ارب روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور اتنا پراپیگنڈا یعنی اس منصوبہ پر لعن طعن کرتے تھے۔ اب حال یہ ہے کہ ان کا اپنا ضمیر بھی ان کو ملامت کرتا ہے کہ میٹرو بس لاہور وہ منصوبہ ہے جس پر ڈیڑھ لاکھ محنت کش جن کے پاس لینڈ کروزر ہے، کرولا اور نہ موٹر سائیکل ہے۔ وہ عزت کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب یہ کہتے ہیں کہ وہ اچھا ہے یا بُرا ہے ہم یہ نہیں کہتے۔ بھئی! اب تو کہیں کہ یہ اچھا ہے۔ اب اس کی تعریف کریں۔ اسی طرح سے حال یہ ہے کہ جب موٹروے بن رہا تھا تو سارے کہہ رہے تھے کہ اس موٹروے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ بڑی فضول خرچی ہو رہی ہے۔ یہ تو میاں نواز شریف صاحب قوم کا پیسا ضائع کر رہے ہیں۔ آج وہ تمام لوگ جو موٹروے کی مخالفت کرتے رہے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اگر آج موٹروے نہ بنا ہوتا تو آج یہی موٹروے جو اس وقت 28-ارب روپے میں بنا تھا اس وقت اگر اسے بنایا جائے تو کم از کم 350-ارب روپیہ چاہئے۔ اگر آج یہ موٹروے نہ ہوتا تو آپ یہ بتائیں کہ اسلام آباد صبح جا کر شام واپس آنا تو کُجا میں سمجھتا ہوں کہ جانا ہی ممکن نہ ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ وہ منصوبے ہیں جن کی وجہ سے قوم پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف سے پیار کرتی ہے اس لئے ان کو بھی چاہئے کہ یہ جنگلہ بس تو کہتے رہے ہیں، پراپیگنڈا کرتے رہے ہیں اور 90-ارب روپے کا انہوں نے کتنا شور کیا تھا۔ میں نے categorically میڈیا پر اور ایوان میں بھی کہا تھا کہ اگر 30-ارب روپے سے زیادہ ایک روپیہ بھی ثابت ہو تو ہم سیاست چھوڑنے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد سارے سو گئے پھر وہ نہ 90-ارب روپے والے رہے، نہ 72-ارب روپے والے رہے اور نہ ہی وہ جنگلہ بس والے رہے اس لئے میری

قائد حزب اختلاف سے گزارش ہے کیونکہ وہ ماشاء اللہ بہت سمجھدار ہیں اور بہت اچھی بات کرتے ہیں۔ جو سچ سر چڑھ کر بولے، اسے بول دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کھربوں میں منصوبہ جا رہا ہے۔ لاہور کی ڈیڑھ کروڑ کی آبادی میں سے اگر ایک ڈیڑھ لاکھ آدمی سفر کرتا ہے۔ ان کھربوں روپے سے صرف ایک فیصد لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ لاہور کے ایک کروڑ افراد گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ کسی لیبارٹری سے جا کر ٹیسٹ کروالیں۔ ابھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کہہ رہے تھے کہ ایک کروڑ آدمی کو پینے کے لئے پانی میسر نہیں ہے۔ یہاں پر لاکھوں بچے سکول نہیں جا رہے، ہزاروں مریض روز تڑپ رہے ہیں، سسک رہے ہیں اور بلک رہے ہیں ان کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔ اربوں کھربوں روپے کی میٹرو بس ان کے دماغ پر سوار ہو گئی ہے۔ لوگ پینے کے پانی سے، روٹی سے، روزگار سے، تعلیم سے اور صحت سے عاجز ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا ضمیر اُس وقت بھی ہمیں ملامت کرتا تھا اور اب بھی ملامت کر رہا ہے۔ یہ کھربوں روپے قوم کے اس طرح کے منصوبوں پر ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ اُن منصوبوں پر قوم کا قیمتی سرمایہ لگنا چاہئے جن سے لوگوں کے زیادہ سے زیادہ بنیادی انسانی حقوق پورے ہو سکیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو آخری بات کی ہے وہ بہت سچ بات کی ہے۔ ان کا ضمیر اُس وقت بھی ان کو ملامت کرتا تھا اور آج بھی ملامت کرتا ہے۔ میں ان کے لئے صرف دعا ہی کر سکتا ہوں اور کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: اس بات کو چھوڑ دیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کا تو ضمیر کبھی جاگا ہی نہیں۔ وہ جب اُدھر بیٹھے ہوتے تھے۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No comments, no comments.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کا ضمیر اس وقت بھی سویا ہوتا تھا، آج بھی سویا ہوا ہے اور بد قسمتی سے یہ آج حکومتی بنچوں پر ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No cross talk۔ میاں صاحب! آپ کو بچے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ No point of order بڑی مہربانی۔ میاں محمد اسلم اقبال کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 444 ہے۔ No sir۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ یہ بہت ناجائز کرتے ہیں۔ آپ نوجوان پارلیمنٹیرین احسن ریاض فتیانہ کو تین دن سے بٹھا رہے ہیں۔ آپ ان کو بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ مجھے proceed کرنے دیں۔ آپ کی مہربانی مجھے rules کے مطابق چلنے دیں۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 444 ہے۔ جی، فرمائیں!

لاہور: شہری کا اغواء برائے تاوان اور متعلقہ دیگر تفصیلات

444: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 25/1/14 روزنامہ "جہان پاکستان" کی خبر کے مطابق مسٹر علی عدنان منیر ساکن سبزہ زار لاہور کو تاوان / بلیک میلنگ کی غرض سے اغواء کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علی عدنان منیر کو اغواء کر کے اس کے ساتھ انتہائی غیر انسانی سلوک کیا گیا اور اس کی فحش ویڈیو بھی بنالی گئی نیز اس سے موبائل، گھڑی، نقدی اور اے ٹی ایم کارڈز وغیرہ چھینے گئے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ تھانے نے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، ملزمان کی تفصیل اور اب تک ہونے والے کارروائی سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم میاں محمد اسلم اقبال نے جو یہ توجہ دلاؤ نوٹس take up کیا ہے۔ یہ اخبار کی خبر کی بنیاد پر ہے اور میں تھانے یا پولیس ریکارڈ کے مطابق جواب دے رہا ہوں۔ یہ خبر درست بھی ہو سکتی ہے اور نہیں بھی اس لئے میں جواب پڑھنے سے پہلے ہی یہ بات کہہ دوں کہ اگر میاں محمد اسلم اقبال کے پاس خبر کے علاوہ کوئی اور information ہے تو مجھ سے share کریں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس قسم کے واقعات میں لوگ threaten ہوتے ہیں۔ لوگ خوف میں ہوتے ہیں اور رپورٹ نہیں کرتے۔ اگر ان کے پاس اس قسم کی کوئی بات ہو تو وہ ضرور اس کو سامنے لے کر آئیں تاکہ اس پر کارروائی ہو سکے۔ انچارج

انوسٹی گیشن تھانہ سبزہ زار سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ حدود تھانہ ہذا میں متعلق اغواء مسمی علی عدنان منیر کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ج) مقدمہ ہذا میں متعلق اغواء مسمی علی عدنان منیر تھانہ ہذا میں کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔تو یہ معاملہ رپورٹ نہیں ہوا ہے۔اب اگر میاں صاحب کے پاس کوئی independent information ہے یا victim سے ان کا کوئی رابطہ ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!نمبر ایک بات یہ ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس کے اندر جو بندہ علی عدنان منیر اغواء ہوا ہے میں نے اس کے گھر کا ایڈریس بتایا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس کی ایف آئی آر تھانہ اقبال ٹاؤن میں درج ہوئی ہے۔ ایف آئی آر کا نمبر 787/2013 ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بتائیں کیا نمبر ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ایف آئی آر نمبر 787 ہے۔

جناب سپیکر: تھانہ کون سا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تھانہ اقبال ٹاؤن ہے اور جرم اس میں 365 ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ نے پہلے سبزہ زار کی بات کی تھی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ وہ علی عدنان کے گھر کا ایڈریس ہے۔اُسے سبزہ زار مین بلیوارڈ اقبال ٹاؤن سے اغواء کیا گیا تھا اور حدود تھانہ اقبال ٹاؤن کی ہے۔اُس کو سبزہ زار میں کسی گھر میں لے جایا گیا ہے۔گزارش یہ ہے کہ یہ اُس بندے کی ایف آئی آر ہے۔

(اس مرحلہ پر میاں محمد اسلم اقبال، ایم پی اے نے ایک فائل ایوان میں دکھائی)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کیونکہ توجہ دلاؤ نوٹس میں تھانہ سبزہ زار کا ذکر تھا۔اس ریکارڈ کے مطابق رپورٹ وہاں سے منگوائی گئی ہے اور اگر اس میں confusion ہوئی ہے جس طرح کہ میاں صاحب بتا رہے ہیں تو متعلقہ ڈویژن کے ایس پی اس وقت گیلری میں موجود ہیں۔ابھی توجہ دلاؤ نوٹس سے فارغ ہو کر میاں صاحب آ جائیں۔

ایف آئی آر ان کے پاس ہے۔ اگر مقدمہ درج ہوا ہے اور اس میں جو بھی requisite پولیس کی کارروائی کی ضرورت ہے تو وہ آج انشاء اللہ کروا دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا ہے۔ میں صرف ایک چھوٹی سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ میں نے جو نوٹس دیا ہے اِس میں علی عدنان منیر کے آگے آپ پڑھیں گے تو لکھا ہو گا ساکن سبزہ زار لاہور۔ میں نے یہ عرض کی ہے کہ وہ سبزہ زار لاہور کا رہائشی ہے اور جو رپورٹ کے ساتھ اخبار کے حوالے سے detail دی گئی ہے وہ ساری چیزیں میرے پاس موجود ہیں۔ ملزمان کی تصویریں اور ہر چیز موجود ہے۔ کچھ ایسی باتیں ہیں جو میں اس فلور پر بیان نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ جو بھی چاہتے ہیں اس کے لئے علیحدہ مل لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ بہت sensitive issue ہے۔ ہماری بچیاں، بہنیں سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے آتی اور جاتی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ لوگ پارلیمنٹیرینز کی طرف دیکھتے ہیں امن وامان کے حوالے سے یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ آپ کے توسط سے اس کیس کے حوالے سے میں رانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ میں کوئی نمبر گیمن نہیں کرنا چاہ رہا بلکہ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے جو جرم کیا ہے اُس کی انہیں ضرور سزا ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: بالکل ملنی چاہئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ معاشرے کے ایسے ناسُور ہیں جنہوں نے پوری قوم کا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔ میں اس پر کوئی نمبر گیمن کرنے آیا ہوں اور نہ ہی میں نے کرنے ہیں۔ میں نے صرف ایک چیز بتائی ہے کہ خدارا اس کیس کو ایسے lightly نہ لیا جائے۔ لوگ ڈر کے بیٹھ جاتے ہیں، لوگ سہم کے بھاگ جاتے ہیں لیکن وہ لڑکا جو اس میں مدعی بنا ہے وہ بے چارہ کھڑا ہے اور پچھلے آٹھ ماہ سے دھمکیاں بھی برداشت کر رہا ہے اور پھر بھی کیس کو چلا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سوسائٹی اور ہم سب کو اُسے سپورٹ کرنا چاہئے۔ جہاں پر کوئی غلط ہے اُسے غلط کہا جائے اور جہاں پر کوئی ٹھیک ہے اُسے ٹھیک کہا جائے۔ رانا صاحب جو بھی ٹائم مجھے بتائیں گے متعلقہ بندوں کے ساتھ بیٹھ کر اس کو discuss کر لیں گے۔ یہ معاشرے کا کیس ہے، سوسائٹی کا کیس ہے، اس میں میرا کوئی ذاتی عمل دخل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، اس پر علیحدہ بات کر لیں گے۔ اس کو میرے خیال میں dispose of ہی کرنا چاہئے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کو آپ نے pending کر دیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو pending کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ یہاں پر اس حوالے سے ایس پی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ کر اس کو حل کر دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی اس کے بعد بیٹھ کر ہم اس معاملے کو resolve کر دیں گے اور دوبارہ میاں صاحب کو اس بارے میں انشاء اللہ کوئی complaint نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 456 سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔

بھیکی ننکانہ صاحب روڈ پر سابقہ ایم پی اے اور ساتھیوں سے ہونے والی ڈکیتی کی تفصیلات

456: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دنوں بھیکی ننکانہ صاحب روڈ اڈا برخوردار کے قریب رائے شاہجہاں احمد خان سابق ایم پی اے اور ساتھیوں سے ڈاکوؤں نے گن پوائنٹ پر نقدی، موبائل و دیگر قیمتی سامان لوٹ لیا؟

(ب) اس واقعہ کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، ان کے نام و پتا جات بتائیں نیز یہ ملزمان اس مقدمہ کے علاوہ اور کس کس مقدمہ میں ملوث پائے گئے ہیں؟

(ج) اس کیس کی موجودہ صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جواب یوں ہے کہ:

(الف) واقعہ کی حد تک یہ درست ہے کہ رائے شاہجہاں احمد خان سابق ایم پی اے کی درخواست پر مقدمہ نمبر 621/13 مورخہ 27-12-2013 بجرم 395,397 ت پ تھانہ بڑا گھر درج رجسٹر ہوا۔

(ب، ج) اس مقدمے میں تفتیش کے دوران مدعی مقدمہ نے دلاور ولد ہیرا، الیاس، غفور عرف شکور ساکنائے آبادی میر نذیر پور ستیانہ فیصل آباد، وقار نامی شخص، اقبال اور ریاست علی ملزمان کو انہوں نے نامزد کیا۔ ان میں سے پولیس نے دلاور، الیاس اور غفور کو گرفتار کر لیا ہے جن سے مال مسروقہ میں سے پچاس ہزار روپے کی رقم اور visiting cards وغیرہ برآمد کئے ہیں جبکہ باقی دو ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اس مقدمے کو جلد یکسو کر کے چالان سپرد عدالت کیا جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 893/13 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے جو آج تک کے لئے آپ نے pending کروائی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

پنجاب میں گنے کی قیمت بڑھانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس کا جواب یہ ہے کہ ہر سال کرشنگ سیزن شروع ہونے سے قبل حکومت پنجاب گنّے کے کاشتکاروں اور شوگر مل مالکان کی باہمی مشاورت سے گنّے کی کم سے کم قیمت خرید مقرر کرتی ہے۔اس ضمن میں مندرجہ ذیل عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے:

کھاد، ڈیزل، بیج، چینی کے موجود سٹاک اور بین الاقوامی چینی کی قیمت۔ سابقا سال ڈیزل اور کھاد کی قیمتوں کے موازنہ پر معمولی اتار چڑھاؤ پایا گیا مگر اس کے برعکس چینی کا سٹاک وافر مقدار میں موجود ہونے کے باعث چینی کے ملکی نرخ میں کوئی زیادہ ردّوبدل نہ پایا گیا مگر اس کے برعکس بین الاقوامی چینی کی قیمتیں مزید کم ہوئیں۔مزید برآں ایگریکلچر پالیسی انسٹیٹیوٹ اسلام آباد نے پچھلے سال کی گنّے کی قیمت خرید کو برقرار رکھنے کی سفارش بھی کی تھی تاکہ ملکی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے گنّے کے کاشتکاروں کو 9.6 فیصد تا 13 فیصد تک کا منافع مل سکے اور گنّے کے زمینداروں کو بروقت ادائیگی بھی ہو سکے۔ان تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے امسال گنّے کی قیمت خرید مبلغ -/170 روپے فی چالیس کلو گرام برقرار رکھنے کا notification جاری کیا تاکہ چینی کے صارفین کو چینی کی دستیابی مناسب قیمت پر ہو سکے۔کرشنگ سیزن 14-2013 نہایت بہتر انداز میں جاری ہے جس کے دوران مورخہ 20۔جنوری تک 33 لاکھ 10 ہزار میٹرک ٹن گنّا سابقا سال سے زیادہ crush ہوا۔3 لاکھ 3 ہزار میٹرک ٹن چینی زیادہ پیدا ہوئی اور مبلغ 24۔ارب 23 کروڑ روپے سابقا سال سے گنّے کے زمینداروں کو زیادہ ادا ہوئے۔جہاں تک کسانوں کے سابقا سال کے بقایا جات کی ادائیگی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ سابقا سال کی 99.99 فیصد کی ادائیگی ہو چکی ہے اور بقایا معمولی ادائیگی بوجہ گم ہونے CPR یا زمیندار کی وفات یا کسی شوگر مل اور زمیندار کے درمیان تنازع کی بنیاد پر ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ کے اندر دس روپے فی من ریٹ بڑھا ہے۔ جو جواب آیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ پٹرول اور ڈیزل کے ریٹ کی وجہ سے کوئی معمولی ردّوبدل ہوا ہے حالانکہ یہ بات میں،آپ، یہ پورا ایوان بلکہ پورا پاکستان جانتا ہے کہ ہر مہینے پٹرول ڈیزل کے ریٹ ردّوبدل کے نام پر بڑھ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں ہر چیز کی cost of production بڑھتی ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کسانوں کا نمائندہ

ایوان ہے، اس ملک کی 70 فیصد آبادی کسانوں پر مشتمل ہے اور اس ایوان کے اندر 70 فیصد نمائندگان کسانوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ میں نے بہت valid بات اٹھائی تھی۔ میں اتنی ہی بات آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ جب میں یہ تحریک التوائے کار پیش کر رہا تھا تو وزیر قانون صاحب اور آپ سے بھی بات ہوئی تھی تو موصوف وزیر قانون نے مجھے یہ کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم اس میں ٹائم لے لیتے ہیں تو ہم بیٹھ کر اس کی قیمت پر بات کر لیں گے۔ آپ نے 230 روپے کی بات کی ہے تو 185 روپے ریٹ پر ہم کوئی معاملہ طے کر لیں گے۔ ہر سال کرشنگ سیزن کے آغاز سے پہلے کین کمشنر کی ایک body بنی ہوئی ہے جس کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں گنّے کا ریٹ review ہوتا ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس سال کوئی میٹنگ بھی نہیں ہوئی اور ریٹ بھی review نہیں ہوا۔ میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اگر سندھ نے دس روپے بڑھا دیئے ہیں تو آپ دس روپے ہی بڑھا دیں۔ محکمے نے یہ جواب لکھ کر بھیجا ہے جس سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ یہ بہت ہی بُرا message پنجاب کے کسان بھائیوں کو اس پورے ایوان سے جائے گا اس لئے میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ گورنمنٹ سے بات کریں۔ رانا صاحب نے of the record بات کی تھی جسے میں commitment نہیں کہتا کہ ہم اس میں کوئی پندرہ روپے increase کر دیں گے لیکن اب صفاچٹ کہ اسی طرح 170 روپے ریٹ ہی کر لیا ہے جو بڑی زیادتی ہے جس کے نتیجے میں کسان بہت مایوس ہوگا۔ گنّے کی شوگر ملیں کسانوں کے ساتھ جو کچھ کرتی ہیں اس حوالے سے میں نے یہ بات اس تحریک التوائے کار میں نہیں لکھی وہ ایک علیحدہ تحریک التوائے کار ہے جس پر میں بات بھی کروں گا۔ میں آپ کے توسط سے دوبارہ دردمندانہ درخواست کروں گا کہ خدا کے لئے جو زیادتی آپ چھوٹے کسان کے ساتھ کرتے ہیں یہ نہ کریں۔ ابھی بھی وقت موجود ہے کیونکہ گنّا آ رہا ہے لہذا آپ اگر دس پندرہ روپے ریٹ بڑھا دیں گے تو اس سے اُن محنت کشوں کی کچھ نہ کچھ اشک شوئی ہو جائے گی جو اپنا خون پسینا بہا کر اس ملک کی معیشت کو رواں دواں رکھنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ پنجاب والے تو نہیں کر سکتے کیونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ فیڈرل گورنمنٹ نہیں کرتی کیونکہ یہاں کین کمشنر موجود ہے جو ہر سال گنّے کی قیمتوں پر میٹنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے بات ہو تو پھر کوئی اور بات ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو کرشنگ سیزن سے پہلے بات کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن اب ہم کیا کریں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر فیڈرل گورنمنٹ یہ تعین کرتی ہے تو سندھ میں 180 روپے ریٹ تھا تو یہاں پر بھی 180 ہی ریٹ ہو جاتا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا کوئی بہتر طریقہ ہو سکتا ہے تو کسی طرح سے آپ ان کی کوئی اشک شوئی کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اصل میں جو بھی قیمت کسی فصل کی مقرر کی جاتی ہے تو وہ ملک کے مختلف تمام عوامل کو مدنظر رکھ کر ہی کی جاتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ کاشتکاروں کے اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں مگر گنّے کی قیمت کم ہے لیکن ساتھ ساتھ صارفین کو بھی مدنظر رکھ کر گنّے کی قیمت مقرر کرنی پڑتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ گنّے کے ریٹ بڑھنے کی وجہ سے مل مالکان کے اخراجات اور بجلی کے اخراجات بھی زیادہ ہیں اور اگر یہ سب زیادہ ہوں گے تو اس کا اثر ان تمام صارفین پر پڑے گا جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ صارفین کے وسائل، کاشتکاروں کی ضرورت اور ان کی آسائش کو مدنظر رکھتے ہوئے جو rate مقرر کیا گیا ہے وہ انتہائی بہتر اور مناسب ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کسانوں کے مفادات کی بات کوئی نہیں کرتا۔۔۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ تحریک التوائے کار پر اس طرح بات نہیں ہو سکتی اور آپ اس پر نہیں بول سکتے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نگہت شیخ صاحبہ اور شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ کون پڑھیں گے؟ شیخ صاحب! آپ تو کہتے ہیں کہ میں پڑھتا نہیں ہوں اور اب۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھاتے ہیں اور آپ واحد ہستی ہیں جو مجھے پڑھا سکتے ہیں اور اگر بات کرنے کی مجھے اجازت دیں تو میں ایک بات کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ آپ نے بھی وعدہ فرمایا تھا اور ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی کہا تھا۔ میں نے آپ کی اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی خدمت میں بھی عرض کیا تھا کہ rules کہتے ہیں کہ متعلقہ منسٹر یا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں۔ آپ نے اس پر اپنا vision بھی دیا تھا اور آپ

نے کہا تھا کہ بات یہ ہے کہ حکومت کو متعلقہ محکمے کے ذریعے سے اطلاع ہونی ہوتی ہے۔اس پر جو بھی معزز ممبر چاہتا ہے اس کا جواب آنا چاہئے اور اس تحریک التوائے کار پر عمل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!اگر ایک ہی پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینے ہیں تو باقی منسٹریاں توڑ دیں، دیکھیں ناں یہ کوئی حکیم کی دکان نہیں ہے کہ جو شاندہ پیٹ درد کے لئے بھی ہے،وہ زکام کے ساتھ ساتھ سر درد کے لئے بھی ہے جو شاندہ ہر چیز کا علاج ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جس سے relief مؤثر ہو۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اس پر ruling دیں۔جب متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر بیٹھے ہیں تو پھر وہ اس کا جواب دیں اور rules بھی یہی کہتے ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے تین دن پہلے یہ بات تسلیم کی تھی۔آپ مجھے حکم دیتے ہیں، میرے لئے آپ بہت محترم ہیں،آپ نے کہا تھا کہ میں بات صحیح کرتا ہوں لیکن یہ جو سوالوں کے جواب پہلے نہیں دیئے جاتے تو clear لکھا ہوا ہے publication جس کا مطلب ہے کہ میڈیا کے ذریعے تشہیر نہ کی جائے لیکن معزز ممبران جن کے سوال ہیں،اب انہیں کیسے پتا لگے گا کہ کل ان کا سوال آ رہا ہے۔میں یہ کہتا ہوں خدا کے لئے آپ تھوڑا سا جان مارشل کو سنیے۔اس نے کہا تھا کہ:

> If you will not use your power you will loose your power.

میں نہیں کہتا کہ you will loose power لیکن انہیں ہدایت کریں کیونکہ لوگ محنت کر کے یہ لاتے ہیں۔

جناب سپیکر!اب میں یہ بات کرنے لگا ہوں کہ اس میں ہزاروں ملازم لٹ چکے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیں گے تو اس کے بعد بالکل ایک ناکام عشق کی طرح اس کا بیڑہ غرق ہو جائے گا،کوئی نہیں پوچھے گا کہ اس کا کیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کے notice میں کوئی چیز آ جائے۔

شیخ علاؤالدین: لیکن concerned بندوں کو ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ کارروائی ہوتی ہے اور کارروائی کی کاپی انہیں جاتی ہے اور متعلقہ منسٹر کو بھی جاتی ہے۔

پنجاب گورنمنٹ سرونٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت سرکاری ملازمین اربوں روپے جمع کروانے کے باوجود گھروں کی الاٹمنٹ سے محروم

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر یہ باقی پارلیمانی سیکرٹریوں پر قوم کا کیوں اربوں روپے خرچ ہو رہا ہے ؟ انہیں فارغ کریں۔ یہاں پر متعلقہ منسٹر بیٹھے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی آدمی یہاں پر آکر جواب دیتا ہے تو یہ کیا ہے ؟ اب میں اسے under protest پڑھ رہا ہوں it is on the record کہ میں under protest پڑھ رہا ہوں۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت پنجاب حکومت نے سرکاری ملازمین کو مکان دینے کی سکیم کا اجراء 2004 میں کیا تھا جس پر پنجاب حکومت کے بے شمار ملازمین نے معقول رقم جمع کروائی اور ہنوز اقساط بھی جمع کروا رہے ہیں۔ موہلنوال میں بنائی جانے والی یہ سکیم جس کے لئے حکومت پنجاب نے کروڑہا روپیہ Seed Money بھی دیا تھا اور ملازمین نے اب تک اربوں روپے اپنا پیٹ کاٹ کر جمع کروائے لیکن آج زمینی حقائق یہ ہیں کہ لینڈ مافیا ملازمین کے پلاٹوں پر دس سے بارہ لاکھ فی کنال پلاٹ فائل بیچ کر کروڑوں روپے کما رہا ہے۔ زیادہ تر متاثرہ ملازمین ریٹائرڈ ہو چکے ہیں یا ہونے والے ہیں اور ان کے گھر کا دور دور تک کوئی نشان نہ ہے اور بہت سے مر بھی چکے ہیں۔ مزید ظلم یہ کہ ارباب اختیار نے بحریہ ٹاؤن کے قریب ملازمین کی رقم سے ایک اور متنازعہ جگہ خریدی جس پر دانستہ مقدمہ بازی شروع کروائی گئی جو آج تک جاری ہے اور اس طرح مستحق اور مظلوم ملازمین کو ان کے حقوق سے بے حق کیا گیا۔ حقیقتاً بہت سے سابق ملازمین اب دُنیا میں بھی نہ ہیں۔ اُن کے وارثان کہاں سے اپنا حق لے سکیں گے اور جمع شدہ رقم کے عوض انہیں مکان کون دے گا جبکہ حاضر ملازمین بھی کسمپرسی کی حالت میں یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کو سر چھپانے کا کوئی ٹھکانہ دے سکیں گے ؟ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس پر آپ کمیٹی بنائیں اور میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں ثابت کروں گا کہ اس میں کروڑوں روپے غریب ملازمین کا کھایا گیا ہے۔ مہربانی کر کے اسے ایسے نہ جانے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہوگیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا جواب منسٹر صاحب دیں اور اس حوالے سے آپ ruling دیں تاکہ اس کے اوپر کچھ کام ہوسکے وگرنہ میں واک آؤٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ڈپٹی سپیکر صاحب بھی اس حوالے سے ruling دے چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسے نہیں بلکہ متعلقہ وزیر آئیں اور وہ جواب دیں۔ آپ اس پر کمیٹی بنائیں اور میں ثابت کروں گا جسے سن کر آپ بھی پریشان ہو جائیں گے کہ غریب ملازمین کے ساتھ کتنا ظلم ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو کوئی بات نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تو پھر منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے آپ واک آؤٹ کر جائیں۔

(اس مرحلہ پر محرک شیخ علاؤالدین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

یہ ایوان کی انفارمیشن کے لئے جواب پڑھ رہے ہیں اور انہیں جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن صوبائی اسمبلی کے مجریہ ایکٹ 2004 کے تحت قائم ہوئی۔ اس کے کل ممبران کی تعداد ایک لاکھ 12 ہزار سے زائد ہے۔ اس سکیم کے تحت ممبران کو بعد از ریٹائرمنٹ یا ان کی دوران سروس وفات ہونے پر ان کے فیملی ممبران کو سنیارٹی لسٹ کے مطابق۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! شیخ صاحب کو منانے کے لئے کسی کو بھیجا جائے کیونکہ House in order نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو پتا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ House in order ہے کہ نہیں۔ گل صاحب! ذرا آپ آرام کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): سنیارٹی لسٹ کے مطابق بذریعہ قرعہ اندازی پلاٹ/مکان الاٹ کئے جاتے ہیں۔ سنیارٹی لسٹ ملازمین کی تاریخ ریٹائرمنٹ یا تاریخ وفات کو مدنظر رکھ کر بنائی جاتی ہے۔ اب تک 16900 ممبران ریٹائرڈ یا فوت ہو چکے ہیں جن میں سے تین ہزار کے قریب مستحق ممبران پلاٹ یا مکان حاصل کر چکے ہیں۔ یہ صحیح نہ ہے کہ موہلنوال میں مکانات نہ بنائے گئے ہیں جبکہ وہاں تمام مکانات کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ موہلنوال سکیم میں مختلف درجات کے ملازمین کے لئے 1341 گھر بنائے گئے ہیں جن میں سے ایک ہزار مکان بذریعہ قرعہ اندازی (House Allocation Scheme) کے تحت الاٹ کر دیئے ہیں باقی 341 مکانات کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جن کی الاٹمنٹ سنیارٹی کی بنیاد پر اپریل 2014 میں بذریعہ قرعہ اندازی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح فیصل آباد اور ملتان میں بھی پلاٹ مختص کئے گئے ہیں۔ یہ ادارہ ملازمین کی فلاح و بہبود میں مصروف ہے۔ پنجاب میں لاہور، ملتان، فیصل آباد کے علاوہ تقریباً کل پانچ سکیموں پر کام جاری ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں سکیم کے تحت ملازمین کے لئے 1228 پلاٹوں کی تیاری کا کام آخری مرحلے میں ہے جو کہ اگلے چند ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ بہاولپور سکیم میں مختلف درجات کے ملازمین کے لئے 850 پلاٹوں کی تیاری کا کام اگلے سال مکمل کیا جائے گا۔ راولپنڈی میں ملازمین کے لئے 2772 پلاٹوں کی تیاری کا کام اگلے ڈیڑھ سال میں مکمل ہو گا۔ اسی طرح سیالکوٹ، خانیوال اور ساہیوال سکیموں میں بھی کام کا اجراء ہو چکا ہے جن کی تکمیل سے 4289 مستحق ممبران کو مکان یا پلاٹ الاٹ کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو Rule 83-C کے تحت dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 943/13 ہے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے floor ان کو دے دیا ہے اور جب میں نے نام بول دیا تو آپ نے پوائنٹ آف آرڈر شروع کر دیا ہے۔ This is not good جی، ڈاکٹر سید وسیم!

صوبہ میں کرشنگ سیزن شروع ہوتے ہی شوگر مافیا اور مڈل مین کسانوں کو لوٹنے میں مصروف

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کرشنگ سیزن کا آغاز ہوتے ہی شوگر مافیا نے ہر مقام پر اپنے ایجنٹ سر گرم کر لئے جس سے کسان کا استحصال جاری ہے۔ پر مٹ ملنا خواب بن گیا ہے، مڈل مین کاشتکاروں کو لوٹنے میں مصروف ہیں جبکہ انتظامیہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ بر وقت پر مٹ نہ ملنے اور خریداری نہ ہونے سے مڈل مین قرضے میں جکڑے مجبور کاشتکاروں سے اپنی مرضی کے داموں پر سستے نرخوں گنا خرید رہے ہیں۔ انتظامیہ کی خاموشی کے باعث مڈل مین خوب کمائی کر رہا ہے۔ ہزاروں من گنا کٹائی اور صفائی کے باوجود کھلے آسمان تلے خراب ہو رہا ہے۔ من پسند ٹھیکیداروں، سفارشیوں کو VIP پروٹوکول سے نوازا جاتا ہے، کاشتکاروں کے اس معاشی قتل کی ذمہ دار انتظامیہ ہے۔ نیز سرکاری ریٹ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے گنے کی خریداری کے دوران وزن و تول کے پیمانے کنڈے درست رکھنے اور وزن میں کٹوتی کی شکایات کو فی الفور دور کرنے کے لئے District Sugarcane Purchase Monitoring and Examining Committees متعلقہ ڈی سی او اور اسسٹنٹ کمشنر کی زیر نگرانی قائم کی ہیں جو اضلاع میں گنے کی خریداری کا بغور معائنہ کرتی ہیں اور غیر قانونی خریداری کرنے والے middlemen کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہیں۔ مورخہ 9۔جنوری 2014 تک پنجاب میں 1923 کنڈا جات کا معائنہ کیا گیا جن میں سے 181 غیر قانونی کنڈا جات seal کر دیئے گئے اور 441 ایف آئی آر درج رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔ غیر قانونی کنڈا جات کے خلاف ایک لاکھ 53 ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا جس کی صوبہ بھر اور ضلع وار تفصیل مہیا کر دی گئی ہے۔ سابقہ سال سے امسال 29 لاکھ 71 ہزار 154 میٹرک ٹن گنا زیادہ crush ہوا ہے اور 2 لاکھ 80 ہزار 217 میٹرک ٹن تک چینی زیادہ پیدا ہوئی ہے لہذا گنے کے خراب ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے شکایات کے فوری ازالے کے لئے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور تحصیل ہیڈ

کوارٹر اور شوگر مل گیٹ پر شکایت سیل قائم کر دیئے ہیں۔ محکمہ خوراک پنجاب نے دفتر میں بھی ایک صوبائی شکایت سیل قائم کیا ہے جس کا رابطہ نمبر 99212805 ہے تاکہ گنے کے کاشتکاروں کی شکایات کا بروقت ازالہ ہو سکے جس کی تشہیر بذریعہ اشتہارات اکثر کرائی جاتی ہے۔ آخری اشتہار 19۔دسمبر 2013 کی کاپی لف ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ کو اس حوالے سے جو شکایات کی کچھ نقول ملی ہیں ان کے بارے میں بھی آپ ہمیں بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے وہاں پر جو ٹیم بٹھائی ہے اس کی کیا کارکردگی ہے وہ بھی آپ بتائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ اس کو ایوان میں پڑھنے سے پہلے اس کو خود دیکھا کریں کہ میں جو جواب دے رہا ہوں کیا یہ صحیح ہے۔ آپ کے سامنے اس طرح کی کچھ چیز ہونی چاہئے کہ جو جواب آپ پڑھ رہے ہیں اس میں کوئی exaggeration تو نہیں ہو رہی ہے؟ اس چیز کا آپ خود دھیان کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ کو جو شکایات موصول ہوئی ہیں اور ان کا آپ نے کیا ازالہ کیا ہے اس بارے میں آپ کب تک ایوان کو بتائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! next week میں بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: Next week میں اس کا جواب ہمیں مکمل ملنا چاہئے۔ اس کو pending کر دیا جائے۔

(اذانِ ظہر)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کر دیا ہے تاکہ اگلی بار detail کے ساتھ جواب آ جائے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ اس کا جواب آئے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 947/13 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 948/13 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی

dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر949/13ڈاکٹر محمد افضل، سردار وقاص حسن موکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

صوبہ میں ڈائریا کی بیماری سے ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان "لاہور مورخہ 31۔دسمبر 2013 کی خبر کے مطابق آغا خان یونیورسٹی کی ایک ریسرچ میں یہ خوفناک انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان میں ڈائریا کی بیماری سے ہلاکتیں بڑھتی جا رہی ہیں اور ان ہلاکتوں کی تعداد سب سے زیادہ پنجاب میں ہے جبکہ اس بیماری کو روکنے کے اقدامات تو اٹھائے جا رہے ہیں لیکن کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں ہو رہی۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر صحیح اور مناسب اقدامات وعلاج کی سہولتیں میسر ہوں تو اموات کی تعداد انتہائی محدود کی جا سکتی ہے جیسا کہ یورپ میں ایک بھی بچہ اس سے ہلاک نہیں ہوتا۔عوامی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈائریا کے تدارک کے لئے میسر اقدامات کئے جائیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!شیخ علاؤالدین صاحب واک آؤٹ کر کے گئے ہیں ان کو ایوان میں بلایا جائے اور اس سلسلے میں کسی کی ذمہ داری لگا دی جائے تاکہ وہ ان کو لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب!آپ تشریف رکھیں میں ان کو خود بلاتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!آپ ملک صاحب کو کہیں کہ وہ جا کر ان کو لے آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ملک صاحب پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس تحریک کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: پھر جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!سال2013 کے دوران پنجاب بھر میں گیسٹوڈائریا کے OPD کیسز 44لاکھ 45ہزار558ہوئے جن میں سے 3لاکھ

35 ہزار 533 مریضوں کو صوبہ کے مختلف ہسپتالوں میں داخل کیا گیا جن میں سے 3 لاکھ 28 ہزار 211 صحت یاب ہو کر گھر واپس گئے اور اس طرح پنجاب بھر کے مختلف ہسپتالوں میں ڈائریا کے مریضوں میں شرح اموات تقریباً 2 فیصد رہی۔ اس سلسلے میں بیماری کے تدارک کی خاطر محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اقدامات کئے ہیں جس کی وجہ سے بیماری کو کنٹرول کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔ صوبہ بھر کے تمام ضلعی دفاتر اور گورنمنٹ ہسپتالوں کے انچارج کو مروجہ طریق کار کے مطابق خصوصی ہدایات دی گئیں تاکہ ان کی پیروی سے بیماری کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔ تمام دفاتر اور ہسپتالوں کو ڈی جی ہیلتھ آفس کی جانب سے وافر مقدار میں نمکول کے پیکٹ اور ضروری ادویات مہیا کی گئیں۔ 2013 کے دوران ڈی جی، ہیلتھ آفس کی جانب سے ایک لاکھ 40 ہزار 600 نمکول کے پیکٹ مہیا کئے گئے جبکہ لاکھوں کی تعداد میں دیگر ادویات بھی مہیا کی گئیں۔ وصول کردہ نمکول ایم ایس ڈی کی جانب سے ہسپتالوں کو مہیا کیا گیا۔ محکمہ صحت کے ضلعی دفاتر اور ہسپتالوں نے خود بھی ضروری ادویات خریدیں اور مریضوں کو دیں۔ اس کی مہم کے لئے اخبارات میں تشہیر کے علاوہ دیگر معلوماتی مواد بشمول پوسٹر، بروشر بمطابق ضرورت استعمال کئے جا رہے ہیں۔ امسال بھی ضروری ادویات اور نمکول کے پیکٹوں کی فراہمی کا مناسب بندوبست کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ شرح اموات کو کم سے کم سطح پر لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہوا۔ اب ہم سرکاری بزنس take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی Punjab level پر اور قومی اسمبلی national level پر وہ مقتدر ایوان ہیں جہاں پر لوگوں کے grievances کے بارے میں بات ہوتی ہے اور لوگ ان کے حل کی توقع رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس دفعہ پھر دوبارہ سے IMF کے کہنے پر قرضے لینے اور ان کی شرائط کو ماننے کے نتیجے کے اندر privatization کا عمل اب دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ پورے ملک کے اندر آگ لگی ہوئی ہے۔ کل واپڈا کے ملازمین سڑکوں پر تھے اور احتجاج چل رہے ہیں۔ اسی طرح ریلوے کی بات بھی ہو رہی ہے، پی ٹی سی ایل کے شیئرز بھی فروخت کرنے کی بات ہو رہی ہے اور پی آئی اے کی نجکاری کی بات بھی ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اگر اس ملک کے 35 ادارے ہم نے نجکاری کے ذریعے پرائیویٹ لوگوں کو دینے ہیں تو حکومت کس چیز کا نام ہے، Governance کس چیز کا نام ہے اور لوگ حکومت کس لئے بناتے ہیں؟ اسی لئے بناتے ہیں کہ ملک کے اداروں کو حکومت چلائے۔ اب حکومت ان اداروں کو نہیں چلاتی اور ان کو privatize کرے گی تو اس کے نتیجے کے اندر کٹوتیاں لگیں گی اور بڑے پیمانے پر ملازمین layoff ہو جائیں گے۔ بے روزگاری بڑھے گی، معاشی بدحالی بڑھے گی اور غربت کی سطح سے بے شمار لوگ اور نیچے چلے جائیں گے۔ اس کا ہمیں notice لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! مجھے قومی اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کا موقع ملا۔ جب ظہر کی نماز کی اذان ہوئی تو سپیکر صاحب نے وقفہ نماز کیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کب روکا ہے؟ دیکھیں! انہوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے جس کی وجہ سے۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: میں آپ سے اجازت مانگ رہا ہوں۔ وہاں سپیکر صاحب نے نماز ظہر کے لئے پندرہ منٹ وقفہ کا باقاعدہ اعلان کیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں کسی پر پابندی نہیں ہے اور میں کسی کو نماز پڑھنے سے نہیں روکتا ہوں۔ آپ کی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں و کاروباری ادارے پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bills.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar,

Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN: Sir I oppose it.

MR SPEAKER: You are opposing. Are you government?

MR MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN: Sir! I move:

> "That the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2014."

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2014."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT / LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جتنی بھی قانون سازی ہوتی ہے اس کے لئے Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 کے سیکشن 100 کے سب سیکشن (c) کی requirement ہے کہ اس کو elicit کرایا جائے

stakeholders سے opinion لی جائے، اسے publicate کرایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Rules of Procedure کے متعلقہ سیکشن اور اس کے سب سیکشن کی requirement پوری نہیں کی گئی۔ اگر وہ پوری نہیں کی گئی تو آج اس بل کو منظور کروانے کے لئے ایک قانونی deficiency موجود ہے اور اس کی موجودگی میں اسے کس طرح منظوری کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے؟ میں لاء منسٹر سے درخواست کروں گا کہ لاہور ہائیکورٹ لاہور نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے particularly sections 8 and 10 کو declare null and void کر دیا تھا even اسے unconstitutional declare کیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر اسی پر آ جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اس کی ایک logic پیش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جہاں قانون violate کیا جائے، پرسوں بھی اس پر discussion ہو رہی تھی میاں صاحب نے لوکل گورنمنٹ الیکشن کروانے کے حوالے سے یہ point raise کیا تھا تو وزیر قانون و پارلیمانی امور کی طرف سے یہ logic آ رہا تھا اور وہ سارا blame الیکشن کمیشن آف پاکستان اور لاہور ہائی کورٹ لاہور کو کر رہے تھے۔ یہ ایک قانون ساز ادارہ ہے اگر ہم Rule of law کی بات کرتے ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

جی، فرمائیں!

جناب محمد صدیق خان: اگر ہم Rule of law کو ملحوظ نہیں رکھیں گے۔۔۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں سیکشن 100 کا سب سیکشن (c) پڑھ دیتا ہوں کیا آج کا بل اس کی requirement پوری کرتا ہے کہ اس کو منظور فرمایا جائے؟

100(iii): with instructions to the Select Committee to make some particular or additional provisions in the Bill;

(c) that the Bill as reported by the Select Committee be circulated or re-circulated for the purpose of eliciting opinion or further opinion thereon.

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک یہ requirement پوری نہیں کی گئی۔ میں انگلش صحیح نہیں سمجھتا یا تھوڑا پڑھا ہوا ہوں تو آپ پیش کر دیں۔ میرے نقطہ نظر میں ابھی rule کی یہ requirement باقی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صدیق خان صاحب! 98. Discussion of Principles of Bills بھی پڑھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں Rule 98 کا کون سا سب سیکشن پڑھوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکشن 1 پڑھیں۔

MR MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN: Mr Speaker!

98. Discussion of Principles of Bills.

(1) On the day on which any of the motions referred to in rule 96 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the Principles of the Bill and its general provision may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

جناب سپیکر! میں نے یہ پڑھا ہے لیکن دیکھیں کہ کسی بھی قانون سازی کے لئے یہ basic requirement ہے کہ اسے elicit کرایا جائے، اس کے stakeholders کے لئے اسے publicate کرایا جائے، elicit سے مراد ہے کہ ان کا مؤقف لیا جائے This is the basic requirement of the legislation process میں یہ درخواست کر رہا ہوں کہ Rule 98 کچھ اور کہہ رہا ہے میں سیکشن 100 کی بات کر رہا ہوں کہ اس سے پہلے جتنی بھی قانون سازی ہوئی ہے اس میں procedure requirement کو meet نہیں کیا گیا۔ آپ نے Rule 98 کو quote کیا ہے اور میں Rule 100 کو quote کر رہا ہوں کیا اس کی requirement پوری کی گئی ہے؟ اس کے different meanings آتے ہیں اگر مجھے کسی لفظ کی سمجھ نہیں آتی تو آپ اس کا انگلش میں ترجمہ کر دیں۔ جس وقت Select Committee کی recommendations آتی ہیں تو اس کے لئے basic

requirement ہے کہ اس کو elicit کرایا جائے۔ میں تو point out کر رہا ہوں آپ اس کا جواب دے دیں کہ آپ اس کو rule out کرتے ہیں یا اپنی ruling دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ نے Rule 98 خود ہی پڑھ لیا ہے پہلے اس کو follow کر لیں اس کے بعد Rule 100 پر جائیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ Rule 100 کا سب سیکشن (3) بھی پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے ایک چیز point out کی ہے اب آپ ان دونوں چیزوں کو دیکھ لیں۔ آگے ruling دینا تو آپ کا کام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے eliciting کے لئے بات کر دی ہے Rule 98. Discussion of Principles of Bills ہے لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اٹھارہویں ترمیم میں جو subjects devolve ہوئے ہیں تو یہ adaptation کا بل ہے اور ہم اس کے ساتھ کچھ amendments لائے ہیں جو physical registration of fee، ہیں change in head of receipts ہیں اور penalties empowerment of Labour courts ہیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اسے eliciting of opinion کے لئے مشتہر کیا جائے۔ کسی بھی قانون سازی کے لئے اس صوبے کے عوام نے اپنے ووٹ سے اس معزز ایوان کو آئینی طور پر empower کیا ہے کہ یہ قانون سازی کرے۔ قانون سازی جلسوں جلوسوں یا عوامی رائے کے results کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ قانون سازی یہ معزز ایوان کرتا ہے اس لئے اس کی ضرورت نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس motion کو carry نہیں ہونا چاہئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee

No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2014."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Shops and Establishment (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif

Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah ud Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Sir, I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, in proposed Section 10-A of the Principal Ordinance, the following proviso be added:
>
> "Provided that the women employees shall be given a break of half an hour after every three hours in a working day."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in proposed Section 10-A of the Principal Ordinance, the following proviso be added:
>
> "Provided that the women employees shall be given a break of half an hour after every three hours in a working day."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ شنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جب بھی ہم کوئی قانون سازی کرتے ہیں تو اس کو ادھورا نہیں چھوڑ دینا چاہئے بلکہ اس کو مکمل طور پر کرنا چاہئے۔ ہم نے اب تک جتنے بھی Bills پاس کئے ہیں وہ سب ادھورے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ان میں کوئی specific باتیں نہیں لکھی گئیں۔ آج ہم پھر اسی طرح کا ایک Bill منظور کرانے جا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے یہ ایک اچھی بات کہی گئی ہے کہ جس کمپنی، سٹور یا شاپ میں بیس سے پچیس خواتین کام کرتی ہوں تو وہاں پر ان کے بچوں کے لئے کوئی کمرہ یا day care room بنایا جائے۔ اب یہاں پر میں day care room سے اختلاف کرتی ہوں۔ Day care room کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کمرے بنا دیئے ہیں جبکہ وہاں پر کوئی انتظام یا management نہیں ہے۔ اگر کسی ایک ادارے، کمپنی یا شاپ پر بیس سے پچیس خواتین کام کرتی ہیں تو ان میں سے کسی خاتون کے تین اور کسی کے چار بچے ہوں گے کیونکہ ہر سال ہماری آبادی بڑھ رہی ہے۔ اگر ایک خاتون تین یا چار بچے ساتھ لے کر آتی ہے تو بیس، پچیس خواتین کے حساب سے پچھتر سے سو بچے اس جگہ پر ہوں گے۔ ان کو کیسے manage کیا جائے گا اور ان کے لئے کیا انتظامات ہوں گے؟ اس Bill میں اس چیز کی کچھ وضاحت نہیں کی گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ day care room کی بجائے ہمیں day care centres کی بات کرنی چاہئے کیونکہ day care centre کی ایک management ہوتی ہے۔ وہاں پر ٹیچرز ہوتی ہیں، بچوں کے لئے کھیل کود کا سامان ہوتا ہے اور ان کو کچھ پڑھایا بھی جاتا ہے کیونکہ چار پانچ سال کی عمر کے بچے سمجھ دار ہوتے ہیں اور وہ پڑھ سکتے ہیں۔ وہاں پر اس طرح کا انتظام ہونا چاہئے کہ ان بچوں کی تعلیم اور نشوونما کا بھی خیال کیا جائے۔ اسی طرح وہاں پر کام کرنے والی خواتین کو ہر تین گھنٹے بعد break دی جائے تاکہ وہ جا کر اپنے بچوں کو دیکھ سکیں۔ صرف rooms بنا دینا کافی نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہاں پر ہمیں اس کی management چاہئے، بچوں کے لئے کھیل کود کا انتظام اور نرسری ہونی چاہئے۔ وہاں پر ایسی خواتین ہوں جو کہ ان بچوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔ وہ مزدور خواتین جو کسی فیکٹری، کمپنی یا شاپ میں کام کرتی ہیں وہ بالکل afford نہیں کر سکتیں کہ اپنے ساتھ کوئی ملازم لے کر جائیں۔ وہ تو اپنے بچوں کو room میں چھوڑ کر

کام پر چلی جائیں گی۔ وہاں بچوں کی کون دیکھ بھال کرے گا اس بارے میں آپ نے کچھ نہیں سوچا اس لئے میں وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گی کہ room کا لفظ ختم کر کے centre لکھا جائے اور اس کی management کا انتظام کیا جائے۔ وہاں پر بچوں کی کھیلوں کا انتظام کیا جائے۔ اسی طرح بچے کی ماں کو ہر تین گھنٹے کے بعد آدھے گھنٹے کی break دی جائے تاکہ وہ جا کر اپنے بچے کا حال پوچھ سکے۔ اگر وہ دودھ پیتے بچے ہیں اور lactating mothers ہیں تو وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا سکیں۔ صرف ایک room بنا دینا اور ان کو اللہ کے حوالے کر دینا کوئی اتنی اچھی بات نہیں ہو گی۔ یہ بہت ہی uncooked and halfcooked Bill تجویز کیا گیا ہے۔ مہربانی کر کے اس Bill میں ہماری سفارشات شامل کی جائیں ان تجاویز کو صرف یہ سمجھ کر ختم نہ کر دیا جائے کہ یہ حزب اختلاف کی طرف سے آئی ہیں۔ یہ ایک اچھی بات ہے اور میں آپ کو مبارک باد دیتی ہوں کہ کم از کم آپ نے خواتین کے بارے میں سوچا تو ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو اقدامات ہم نے تجویز کئے ہیں وہ بھی بہت ضروری ہیں۔ ہم بچوں اور ان کی mothers کو اچھے طریقے سے یہ سہولت مہیا کریں تاکہ واقعی ان اقدام سے بچوں کو فائدہ ہو اور ان کی mothers کو بھی ذہنی طور پر یہ تسلی ہو کہ ہمارے بچے محفوظ ہیں۔ وہاں پر بچوں کے لئے نرسری، تعلیم کا انتظام، کھیل کود کا سامان مہیا کیا جائے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے بھی کوئی موجود ہونا چاہئے تاکہ وہ خواتین ذہنی طور پر free ہو کر اپنا کام یکسوئی کے ساتھ کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو تجاویز دی ہیں بالکل ان کا خیال رکھا جائے گا لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر چیز law میں provide ہو۔ بہت ساری چیزیں rules میں provide ہوتی ہیں اور بنیادی چیزوں کو law میں provide کیا جاتا ہے۔ اس قانون میں یہ provide کر دیا گیا ہے کہ جہاں پر پچیس یا اس سے زیادہ خواتین ہوں گی تو وہاں پر ایک day care room کا انتظام کیا جائے گا۔ باقی تفصیلات سے متعلق آگے اسی Clause-5(2) میں دیا گیا ہے کہ:

> "The day care room shall be established, managed and conformed to such standards, as may be prescribed."

جب یہ rules prescribed ہوں گے تو اس میں ان تمام چیزوں کا خاطر خواہ خیال رکھا جائے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in proposed Section 10-A of the Principal Ordinance, the following proviso be added:

"Provided that the women employees shall be given a break of half an hour after every three hours in a working day."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali

Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it. Any mover may move it.

MALIK TAIMOOR MASOOD: I move!

> "That in Clause 7 of the Bill, in Para (ii), for the figures "200", "300", "500" and "1000", the figures "2000", "3000", "5000", and "10000", be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 7 of the Bill, in Para (ii), for the figures "200", "300", "500" and "1000", the figures "2000", "3000", "5000", and "10000", be substituted."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana **Sana Ullah Khan)**: Mr. Speaker! I oppose.

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! یہ Punjab shops amendment کی registration fee سے related ہے اور Ordinance 69 of 1969 کے تحت اُس وقت 20 روپے، 30 روپے، 50 روپے اور 100 روپے اس کی فیس مختص کی گئی تھی جو کہ مختلف categories کی shops ہیں۔ اس amendment کے تحت انہوں نے registration کے لئے جو نئی فیس دی ہے وہ 200 روپے سے لے کر ایک ہزار روپے تک بنتی ہے تو اس نئی لگائی جانے والی فیس کی کوئی منطق مجھے سمجھ نہیں آئی کیونکہ 45 سال گزرنے کے بعد آج یہ amendments آ رہی ہیں اور ہم 20 روپے کے ساتھ 200 روپے کا اگر اضافہ کر رہے ہیں تو یہ رقم نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمیں registration fee کی مد میں کم از کم اتنا اضافہ کرنا چاہئے کہ وہ ایسی ایک خاطر خواہ رقم ہو جس کے گورنمنٹ کے خزانے میں جانے سے نہ صرف revenue increase ہو بلکہ registration کروانے والوں کو بھی احساس ہو کہ واقعی ایک اہم کام اُن کے ذمہ کیا جا رہا ہے۔ پھر shops کی categories میں ایک سے لے کر پانچ کی تعداد میں اگر کسی shop میں ملازم ہیں اور اگر 20 ملازمین سے onward کوئی انڈسٹری یا فیکٹری

ہے تو اُس کے درمیان کوئی تخصیص نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ جو لاکھوں اور کروڑوں روپے منافع کماتے ہیں اور اُن کے ورکرز صرف ہزار روپیہ دے کر registration کروائیں تو میرے خیال میں اس کی کوئی justification نہیں بنتی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ انہوں نے اس میں کس mechanism کے تحت اضافہ کیا ہے؟ یا تو ان کے پاس کوئی خاص mechanism موجود ہے کہ انہوں نے 20 روپے سے لے کر 100 روپے تک اور 200 روپے سے لے کر ہزار روپے تک کا کیا ہے۔ اس میں کم از کم کوئی ایسی reasonable amount ہونی چاہئے کہ registration کی مد میں government revenue میں اضافہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور بات ضمناً گروں گا کیونکہ بد قسمتی کے ساتھ جب سے یہ گورنمنٹ وجود میں آئی ہے ہمیں ہمارے power sector میں بہت شدید بحران دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ سے بہت سی انڈسٹریز اور بہت سے کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ ہماری جتنی بھی skilled or unskilled Labour ہے وہ اس قسم کی چھوٹی shops, bakeries and departmental stores میں اپنے بچوں کا روزگار کمانے کے لئے جا رہی ہے۔ جب تک ان shops کی proper registration نہیں کی جائے گی اور ان کو under the Labour Act, registered نہیں کیا جائے گا تب تک ہم ان کو نہ کوئی incentive دے سکیں گے، نہ اُن کی time duration کے حوالے سے کوئی بات کر سکیں گے اور نہ ہی ہم pay scale کے حوالے سے اُن کو کسی معیار پر لے کر آئیں گے کیونکہ بہت سی ایسی shops ہیں جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور اس ایوان میں بیٹھے بہت سے لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ اس قسم کی shops, Labour Act کے اندر نہیں آتیں جو registered نہیں ہیں۔ اُس میں بے روزگار لوگوں کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھا کر اُن کو روزگار تو دیا جاتا ہے لیکن ہمارے Labour Act کے تحت صحیح طریقے سے اُن پر implementation نہیں ہوتی، اُن کے کام کرنے کے اوقات کو متعین نہیں کیا جاتا، اُن کی break کا تعین نہیں کیا جاتا، اُن کی کم از کم تنخواہ کا تعین نہیں کیا جاتا اور اُن کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھایا جاتا ہے لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اس registration کے عمل پر سختی کے ساتھ ہمیں implement کرنے کی ضرورت ہے اور اس قسم کی shops جو Punjab Govt. کے under آتی ہیں اُن کو ایک reasonable amount کے ساتھ registered کر کے ہم ایک ایسا mechanism تیار کریں کہ جس کے تحت بے روزگار لوگ اپنے روزگار کی تلاش میں ان جیسے سٹورز کے اندر جا کر اپنے بچوں کا رزق کماتے ہیں اُن کو incentive دیا جا سکے اور اُن کے بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت عملی طور پر کوئی اقدامات اُٹھا سکے۔ شکریہ

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں fines کی رقم کو بڑھایا گیا ہے اور اس میں موجودہ increase بھی تقریباً 100 فیصد کے قریب ہے تو اس کو بہت زیادہ بڑھانا بھی registration کروانے والے لوگوں کو discourage کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ درست ہے کہ یہ اضافہ کافی دیر بعد کیا گیا ہے یہ اس سے پہلے ہونا چاہئے تھا لیکن اب جو اضافہ کیا گیا ہے یہ اضافہ مناسب ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 7 of the Bill, in Para (ii), for the figures "200", "300", "500" and "1000", the figures "2000", "3000", "5000", and "10000", be substituted.

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it.

The first amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Ms Shunila Ruth, Mrs Naheed Naeem, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif

Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MR WAHEED ASGHAR DOGAR: I move:

> "That in Clause 8 of the Bill, in Para (a), for the words "one thousand", and the words "five thousand" the words "five thousand" and the words "twenty thousand", be substituted respectively.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 8 of the Bill, in Para (a), for the words "one thousand", and the words "five thousand” the words "five thousand" and the words "twenty thousand", be substituted respectively."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose.

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! اس ایکٹ کے Sub Section 23 میں پابند کیا گیا ہے کہ تمام shops and establishments اپنا ریکارڈ maintain کریں اور جیسا کہ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ دھوکا دہی اور فراڈ کرنے کے لئے مختلف قسم کے ریکارڈ تیار کئے جاتے ہیں۔ Double set تیار کیا جاتا ہے تاکہ Social Security سے بھی بچا جائے، AOB سے بچا جائے، انکم ٹیکس سے بچا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ایکٹ میں سب سے اہم سیکشن یہی ہے۔ باقی چھوٹے چھوٹے crimes ہیں لیکن یہ بہت heinous crime ہے کہ دھوکا دہی سے حکومت کو بھی نقصان پہنچایا جائے اور سب سے پسا ہوا طبقہ جو ان shops اور کارخانوں میں employee ہے اُن کو Social Security اور دوسری حکومتی مراعات سے محروم رکھنے کے لئے double record بنایا جاتا ہے اور کم ملازمین ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ جو minimum pay ہوتی ہے وہ بھی نہیں دی جاتی۔ اُس کو چیک کرنے کے لئے Section 26 کے تحت ایک انسپکٹر ہوتا ہے جو کبھی کبھار ہی چیک کرتا ہے۔ اگر کبھی employer اس شکنجے میں آتا ہے تو اُس کو کم از کم سزا نہیں دینی چاہئے کیونکہ

کم از کم سزا اس heinous crime کو مزید promote کرے گی۔اس روشن خیال اور روشن ضمیر ایوان سے میری یہ استدعا ہے کہ وہ اس heinous crime کی سزا بڑھائے۔یہاں پر ابھی ضمیر کے جاگنے کی بڑی بات ہوئی ہے تو ابھی پتا چل جائے گا کہ کتنے ضمیر جاگے ہیں؟ بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی، لاء منسٹر صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں و کاروباری ادارے پنجاب مصدرہ 2013

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ وہی enhancement of fines and penalties کی بات ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا ہے کہ ایک خاص مناسب حد تک ان میں اضافہ کیا گیا ہے اس سے زیادہ اضافہ مناسب نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in para (a), for the words "one thousand", and the words "five thousand" the words "five thousand" and the words "twenty thousand", be substituted respectively.

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: The next two amendments are from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz

Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Ms Jayeda Khalid Khan, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar.

Since these amendments are substantially identical to the first amendment in Clause 8 which has been lost. Therefore the same are inadmissible under rules 106(b) and 198(4) and are ruled out of order. Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2013, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2013, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2013, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 14۔فروری2014 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔